در کفے جامِ شریعت، در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

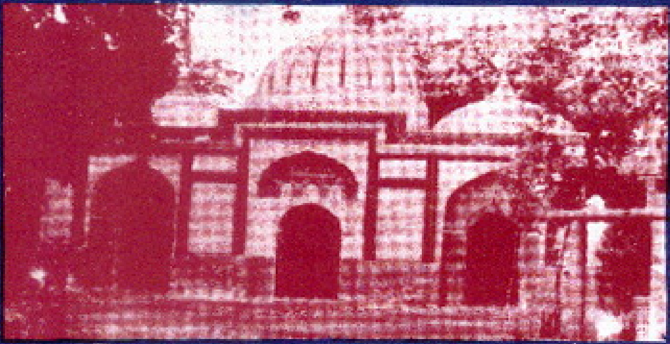

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگار حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر پی ۲۶۹

پندرہ روزہ

الحسن پشاور

بانی مدیر
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

مدیر اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۲۸۹-۲۹۰ جلد نمبر ۲۵

یکم تا ۳۰ نومبر ۲۰۰۴ء رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

مدیر اعلیٰ سید غلام الحسنین قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز
قصہ خوانی بازار پشاور سے طبع کر کے یکہ توت پشاور سے شائع کیا۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ نمبر
۱	شذرہ	اقبال ریاض	۲
۲	نعت رسول مقبول ﷺ	محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری	۳
۳	خطبات الحسنیہ	حضرت سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۴
۴	شہ لولاک معراج کے آئینہ میں	الحاج صوفی مشتاق احمد صدیقی	۸
۵	غزل	پروفیسر مرتضیٰ سید	۱۹
۶	بلگرامی صاحب کا پیغام	سید حامد حسن بلگرامی	۲۰
۷	ارشادات غوث الصمدانی رضی اللہ عنہ	مرتب: سید کامران شاہ بخاری	۳۲
۸	قرآن کریم کے مخاطبین	مرتب: صاحبزادہ محمد فاروق مرتضوی	۴۳
۹	قرآن شفا ہے	ڈاکٹر حافظ نور حکیم جیلانی	۵۸
۱۰	تبصرہ کتب	علاء الدین عدیم	۶۱

شذرہ

ہوائی فائرنگ

اقبال ریاض

دریا میں کشتی الٹ جانے یا تیز رفتاری کے نتیجہ میں ہونے والے حادثات کو بے احتیاطی، لالچ اور قانون کی خلاف ورزی یا ٹیکنیکل خرابی قرار دیا جا سکتا ہے لیکن جہاں تک ہوائی فائرنگ کا تعلق ہے اس کے بارے میں کیا کہیے گا۔ یہ کس غلطی، بے احتیاطی، لالچ اور شوق کا نتیجہ ہیں۔

ہوائی فائرنگ کا سلسلہ کوئی آج کل کی بات نہیں۔ گزشتہ دو عشروں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ جس کے نتیجہ میں پشاور اور دوسرے علاقوں میں شادی بیاہ، انتخابات اور مسرت وشادمانی کے دیگر مواقع پر ہونے والی فائرنگ سے اب تک سینکڑوں قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور بے شمار لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں جن میں بچے، بوڑھے، جوان اور عورتیں بھی شامل ہیں۔

بہت عرصہ پہلے اس سلسلہ میں سرحد اسمبلی نے ایک قرارداد بھی منظور کی تھی جس میں ہوائی فائرنگ پر قابو پانے کیلئے موثر اقدامات پر زور دیا گیا تھا۔ ہوائی فائرنگ کے سلسلہ میں گرفتاریاں ہوتی رہی ہیں لیکن کسی کو سزا نہ ملنے یا سخت محاسبہ نہ ہونے کے باعث اس صورتحال پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔ جس کے نتیجہ میں یہ سلسلہ اب تک جاری ہے اور آئے روز کسی نہ کسی علاقے میں مسرت اور خوشی کی کسی تقریب میں ہونے والی ہوائی فائرنگ کسی بدقسمت سے اس کی زندگی چھین لیتی ہے۔ اور کوئی، منچلا یہ سوچنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتا کہ اس کی کلاشنکوف سے نکلی ہوئی گولی سے کسی ماں کا لخت جگر، کسی کا سہاگ یا کسی کے گھر کا واحد کفیل ہی چھن جائے گا۔

کچھ عرصہ قبل پولیس تھانوں کو ہوائی فائرنگ پر قابو پانے کی ہدایت بھی کی گئی تھی اور متعلقہ تھانے کے انچارج کو اس سلسلہ میں ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا۔ لیکن نتیجہ "وہی ڈھاک کے تین پات ہے"۔

کیا ارباب اقتدار اس صورتحال پر غور کرنے کی زحمت گوارا کریں گے؟

نعت

شاعرِ بے نظیر حضرت محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری

بے مثل بشر، مظہر رسا ہیں میرے آقا
تخلیق عوالم کا سبب ہیں میرے آقا

پُر نور کل آفاق ہوئے ان کی ضیاء سے
ماہِ عجم وہ مہر عرب ہیں میرے آقا

ہر فخر و کمال ان کے خدا نے انہیں بخشا
محمود حسب پاک نسب ہیں میرے آقا

ختم ان پہ ہوا سلسلہ وحی و رسالت
پیغمبر کل حشر تک اب ہیں میرے آقا

معیار بنا اس دہن خوب کا ہر لفظ
حسن چمن علم و ادب ہیں میرے آقا

تھا اپنی فصاحت پہ جنہیں ناز و تکبر
آگے تیرے وہ مہر بہ لب ہیں میرے آقا

جو زندگی میں تیرا ادب رکھتے ہیں ملحوظ
دراصل وہی اہل ادب ہیں میرے آقا

کوتاہ نظر ان کو تہی دست نہ سمجھے
سلطان عجم شاہ عرب ہیں میرے آقا

میں تیرا گدا اور عطائیں ترے در پر
حاصل مجھے بے جنبش لب ہیں میرے آقا

آل آپ کی با عظمت و مسعود و مکرم
اصحاب بزرگ آپ کے سب ہیں میرے آقا

پوشیدہ بظاہر میری آنکھوں سے ہیں لیکن
وہ دل سے میرے دور ہی کب ہیں میرے آقا

کیوں دغدغہ حشر کا ڈر ہو مجھے طارقؔ
مائل بہ کرم حشر میں جب ہی میرے آقا

گزشتہ سے پیوستہ

خطبات الحسنیہ

(معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

از قطب الاقطاب شیخ القرآن والحدیث
حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی رحمۃ اللہ علیہ
مرتب: حاجی منظور الٰہی قادری
(سابق پروانشل چیف یو بی ایل)

ساری دنیا کے اعمالِ حسنہ ایک طرف اور پیارے محبوب ﷺ کے ساتھ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہجرت کی رات نکلنا ایک طرف --- اللہ اکبر! اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اے میرے ساتھی اے میرے ساتھ ہمیشہ رہنے والے اب تجھے غم ہے تو میرا۔ یاد رہے حزن دوسرے کے غم کو کہتے ہیں خوف کہتے ہیں اپنے غم کو۔

یہاں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے پیارے محبوب ﷺ کی زبان مبارک سے لا تخف نہیں فرمایا بلکہ لَا تَحْزَنْ فرمایا --- فرمایا اے میرے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تجھے اب بھی میرے محبوب کا غم ہے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا --- معنا جمع کا صیغہ ہے یعنی گھبرا نہیں اللہ جل جلالہ تیرے میرے ساتھ ہے --- اللہ اکبر!

وہاں پر فرمایا مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ صاحب کا مطلب ہے مالک --- عربی میں کہتے ہیں صاحب البیت یعنی گھر کا مالک۔ پیارا محبوب ﷺ مالک ہے آپ کا، آقا ہے آپ کا، ہمیشہ کا ساتھی ہے آپ کا، ہمہ وقت ساتھ۔ پیارے محبوب ﷺ ہر وقت ہمارے ساتھ ہیں۔ مسئلہ اب سمجھ گئے ہو یا نہیں سمجھے۔ پیارے محبوب ﷺ ہر وقت ہمارے ساتھ ہیں --- ہمارے ساتھ ہیں تو بلاشبہ آپ ﷺ حاضر ناظر ہیں

فرمایا وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی (والنجم: ۱) یعنی اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے (ترجمہ از کنز الایمان)

غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے اس ستارے کی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ--- اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ

قسم ہے---غور کرو اللہ تعالیٰ قسم کھا رہا ہے۔ وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی قسم ہے اس ستارے کی جس وقت وہ واپسی پر اتر رہا ہے۔ غور کریں معراج پر جانا کس عالیشان طریقہ سے ہوا اور آنا کیسے ہو رہا ہے۔ قدم قدم پر اتر رہا ہے اور اس ادا پر اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن میں قسم کھا رہا ہے۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَ مَا غَوٰی ۚ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی (والنجم: ۲)

ترجمہ: تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے (کنز الایمان)

یعنی جو واقعہ پیارا محبوب ﷺ بیان کر رہا ہے یہ اپنی خواہش سے نہیں بیان کر رہا بلکہ ہمارے بتانے سے کر رہا ہے۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۞ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (والنجم: ۳-۴)

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو نہیں کی جاتی ہے (کنز الایمان)

یعنی یہ (ﷺ) تو وہی کچھ فرماتے ہیں جس کا میں حکم دیتا ہوں۔

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی (والنجم: ۱۰)

ترجمہ: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (ترجمہ از کنز الایمان)

یعنی جو کچھ میں نے مناسب سمجھا---اللہ اکبر---اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو کچھ میں نے مناسب سمجھا اپنے پیارے محبوب ﷺ کو وحی سے عطا فرما دیا۔

سر راہ ایک واقعہ عرض کرتا جاؤں جناب سیدنا امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جامع مسجد کوفہ میں کھڑے ہیں۔ بہ آوازِ بلند فرماتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ نے پیارے محبوب ﷺ کے وسیلے سے مجھے وہ علم عطا فرمایا ہے جس کا پتہ جبرئیل امین علیہ السلام کو بھی نہیں ہے۔

جناب سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، عرض کرتے ہیں یا امیر المومنین! جبرئیل امین علیہ السلام ناموسِ اکبر ہے، لوح محفوظ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے، اس کو بھی علم نہیں؟۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ سن جب میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ سے اللہ تعالیٰ کی زیارت تک تشریف لے گیا جو کچھ وحی ان کے اوپر ہوئی جو علم ان کو عطا کیا گیا ہے وہ انہوں نے مجھے عطا کیا ہے، اس کا علم جبرئیل کو بھی نہیں۔

میرے دوستو! ذرا غور کریں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں تشریف فرما ہیں ہیں، بیان فرما رہے ہیں معراج کے رات کے واقعات کہ میں اس طرح گیا، میں نے یہ دیکھا، میں نے یہ دیکھا۔ سلاطین قریش آئے، بڑے بڑے سردار بیٹھے ہوئے ہیں، سن رہے ہیں، سوال کرتے ہیں پوچھتے ہیں۔

ابو جہل اسی دوران جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو باہر ملتا ہے اور کہتا ہے دیکھو میں تمہیں نہ کہتا تھا کہ تمہارا دوست بہکی بہکی باتیں کرتا ہے (استغفر اللہ، معاذ اللہ)۔ دیکھو وہ کہتا ہے کہ میں آن کی آن میں بیت المقدس گیا، آسمانوں پر گیا، چاند ستارے، جنت میں نے دیکھی، دوزخ میں نے دیکھی ہے، پھر میں واپس آیا ہوں پر بستر میرا گرم ہے۔ میں واپس آیا ہوں اور میرے گھر کی کنڈی اسی طرح ہل رہی ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو جہل! اگر تو اپنی طرف سے یہ بات کہہ رہا ہے اور میرے نبی پر تہمت لگا رہا ہے تو اسی طرح جھوٹی ہے کہ کوئی دن کو رات کہہ دے اور اگر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے یہ تمام چیزیں دیکھی ہیں، میں نے یہ سیر کی ہے، اگر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو اسی طرح سچ ہے جس طرح یہ سورج نظر آ رہا ہے۔ یہ کس نے کہا --- جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے --- اس وقت تک ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق نہیں تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں تشریف فرما ہیں۔ سامنے سے جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ آتے ہیں ادھر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی - غور کرنا - بات بازار کی تھی، بات کوچہ کی تھی، بات ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ابو جہل کی تھی جبکہ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں تشریف فرما ہیں۔ جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حطیم حاضر ہوتے ہیں تو پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے دور سے آواز دی انت صدیق انت صدیق فرمایا تو سچا

ہے، تو سچا ہے، تو سچا ہے۔ اس وقت سے آپ کا لقب صدیق پڑ گیا۔ اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق ہو گئے۔ عربوں نے اپنی لغات میں لکھا کہ جو بن دیکھے تصدیق کرتا ہے وہ صدیق ہے۔

اب بعض حضرات نے حضور نبی کریم ﷺ سے بیت المقدس کی بابت پوچھنا شروع کر دیا۔ ایک نے پوچھا، بیت المقدس کی کتنی کھڑکیاں تھیں۔ ایک نے پوچھا کتنے زرد شیشے تھے، کتنے سبز شیشے تھے، کتنے نیلے شیشے تھے۔ ایک نے پوچھا مسجد کے اندر کتنے جھاڑ یعنی فانوس لٹک رہے تھے۔ قسم قسم کی باتیں پوچھیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس لئے تو نہیں بلایا تھا کہ حضور ﷺ کھڑکیاں دیکھیں۔ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کو حکم دیا اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے کہ جاؤ اپنے پروں کے اوپر بیت المقدس کو رکھ کر میرے محبوب ﷺ کے سامنے پیش کر دو تاکہ جو ان سے بات پوچھے میرا محبوب بتاتا چلا جائے۔ یہ کیا تھا؟ یہ معراج تھی پیارے محبوب ﷺ کی۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو ساکت کر دیا اپنے پیارے محبوب ﷺ کو سیر کرانے کیلئے۔ سورج کو ختم کر دیا، سب کچھ ختم کہ میرا محبوب جا رہا ہے، کوئی میرے محبوب ﷺ کے سامنے نہ آئے، میں دیکھوں گا اپنے محبوب کو، میرا محبوب مجھے دیکھے گا --- یہ معراج ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو حضور ﷺ کی محبت نصیب فرمائے اور اللہ جل جلالہ ان منتظمین نے جنہوں نے اس محفل کا انعقاد کیا ہے ان کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے، یا اللہ اس مسجد کے مکینوں پر رحم فرما، اس علاقہ پر رحم فرما، پاکستان پر رحم فرما، یا اللہ پاکستان کے حکمرانوں کو توفیق عطا فرما کہ وہ جس طرح اپنے لئے قوانین نافذ کرتے ہیں اسی طرح نظام مصطفیٰ کے قانون کو نافذ کریں، قرآن وسنت کے قانون کو نافذ کریں، حضور ﷺ کی سنت کے طریقے کو نافذ کریں۔

یا الٰہ العالمین نیکی کی توفیق عطا فرما۔ اس مبارک رات کو پیارے محبوب ﷺ نماز کا جو تحفہ ہمارے لئے لائے ہیں یا الٰہ العالمین اس نماز پر ہمیں قائم فرما۔

(ختم شد)

قسط نمبر ۱۴

شہ لولاک معراج کے آئینہ میں

پرنسپل (ریٹائرڈ) الحاج صوفی مشتاق احمد صدیقی

وزیر الحسن عابدی (المتوفی ۱۹۷۹ء) نے حضور سرکار دو عالم ﷺ کی مدح و ستائش انتہائی مفکرانہ انداز میں عقیدت و محبت کے جذبات سے سرشار ہو کر کی ہے۔ اکثر اشعار اہم تاریخی پس منظر کی نقاب کشائی کرتے ہیں۔ بعض اشعار میں قرآنی آیات کی نہایت حکیمانہ انداز میں وضاحت کی گئی ہے۔ محسن انسانیت کی روحانی تجلیات اور عصر حاضر پر بے کراں احسانات کو بصد عزت و احترام نعت کا پیراہن پہنایا ہے۔ ملاحظہ کیجئے اور عابدی صاحب مرحوم کی بصیرت کو خراج تحسین پیش کیجئے

ظلمت نفس بشر، خواجۂ ایام نبی | کہیں اصنام میں ابھری، کہیں اوہام بنی

یعنی نفس انسانی کے اندر چھپی ہوئی تاریکی کائنات کی ہر شیطانی وسیہ کاری کیلئے قوت متحرکہ بنی۔ کسی جگہ تو بتوں کی پرستش شروع کی گئی اور کہیں اوہام باطلہ کی پرستش کی جانے لگی۔

کہیں ہامان تصور کہیں نمرود نظر | کہیں فرعون تسلط کہیں شداد ہنر

یعنی وہ شیطانی طاقت کسی جگہ ہامان کی تصورات تو کسی جگہ نمرود کے نظریات، کہیں فرعون کے تسلط آفرینی اور کہیں شداد کی ہنرمندی کی شکل میں ظاہر ہوئی۔

سومناتوں کی نمائش گہہ اصنام کہیں | روم و یوناں کا صنم خانہ اوہام کہیں

یعنی کہیں سومنات جیسے مندر بنا کر انہیں بتوں کی نمائش گاہ بنایا گیا اور کہیں روم و یونان کے بت خانے بنا کر اوہام باطلہ کی پرستش کی بنا ڈالی گئی۔

اپنی صنعت کے پجاری تھے حکیمانِ وجود | وہ فلاطونِ تخیل کہ ارسطوئے شہود

یعنی مفکرینِ زمانہ اپنے بنائے ہوئے بتوں کے پجاری تھے خواہ وہ فلاسفر افلاطونی فلسفہ کے مؤید تھے یا ارسطو کے فلسفہ کے مقلد تھے۔

کہیں کلدے کا فسانہ کہیں بابل کا فسوں | کہیں مانی کا تماشہ کہیں مزدک کا جنوں

یعنی کہیں کلدے نینوی کا ذکر ہو رہا تھا تو کسی جگہ بابل کی تہذیب کا طوطی بول رہا تھا۔ کسی جگہ چینی اور رومی فن نقاشی کا چرچا ہو رہا تھا تو کہیں کمیونزم کا جنوں کارفرما تھا۔

کہیں نیرو کی وہ سفاکی تفریح طلب | خون اگلتے ہوئے نظاروں سے تسکین غضب

یعنی کسی جگہ نیرو جیسا سفاک انسان اپنی ہوس ظلم وستم کی تسکین کیلئے سرزمین روم کو جلا رہا تھا اور مفتوح قوم کے بے گناہ افراد کے خون کی نہریں بہا کر اپنے غیض وغضب کا جشن منا رہا تھا۔

کہیں ابلیس کے ساغر سے چھلکتا ہوا عیش | کہیں دوزخ کے دہانے سے بھڑکتا ہوا طیش

یعنی کہیں ابلیس دجل وفریب کے ساغر سے محفل عیش وطرب سجا رہا تھا اور کہیں دوزخ کے دہانے سے طیش وغضب الٰہی کے بھڑکتے ہوئے شعلے نکل رہے تھے۔

کہیں دولت کے طراروں میں بہکتی ہوئی مے | کہیں شیطان کے تاروں پہ تھرکتی ہوئے نے

یعنی کہیں تو دولت کے تیز وطرار پرستاروں کی مجالس میں بہکتی ہوئی مے کے جام پر جام نوش کیے جا رہے تھے اور کہیں شیطانی مجالس میں اخلاق باختہ دوشیزائیں تھرکتی ہوئی نے پر رقصاں تھیں۔

صلہ حق وصداقت کے مناظر تھے عجیب | کہیں نمرود کے شعلے کہیں صیہوں کی صلیب

یعنی جادۂ حق وصداقت پر گامزن لوگوں کو صبر واستقامت کا صلہ کچھ عجیب انداز میں مل رہا تھا۔ کہیں تو جادہ استقامت پر گامزن انسان کو آتش نمرود کے شعلوں میں پھونکا جا رہا تھا تو کہیں صیہونی طاقتیں بندہ حق شناس کو صلیب پر چڑھا رہی تھیں۔

کرۂ ارض پہ چھائی تھی کراں تا بہ کراں | تیرگی جہل وضلالت کے توہم کا دھواں

یعنی کائنات ارض کی وسعتوں میں شرق تا غرب اور شمال تا جنوب ہر طرف جہل وفریب، گمراہی اور توہمات کی تاریکی کا دھواں پھیل رہا تھا۔

گھٹ رہا تھا خرد و ہوشِ خداداد کا دم | کھائے ٹھوکر جو کہیں عقل بڑھے چند قدم

یعنی اس تیرہ وتار فضاء میں اللہ والوں کے خرد وہوش کا دم گھٹ رہا تھا وہ اگر حق کی تلاش میں دو قدم آگے

بڑھتے تھے تو تاریکی میں ٹھوکر کھا کر گر پڑتے تھے۔

ایسے ظلمات میں اک شامِ مرادات آئی | جس نے تاریخ بدل دی وہ حسین رات آئی

یعنی ایسے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ایک ایسی شامِ رنگیں افق سے طلوع ہوئی جس کی حسین وجمیل کرنوں نے دنیا کی تاریخ بدل کر رکھ دی۔

بارشِ فیضِ مشیت سے نکھرتی ہوئی رات | شانہ عظمت آدم پہ بکھرتی ہوئی رات

یعنی وہ حسین رات مشیت ایزدی کے فیضانِ رحمت کی بارش سے نکھر کر طلوع ہوئی۔ وہ رات عظمت و شرف آدمیت کے دوش پر زلف محبوب کی طرح بکھری ہوئی تھی۔

سرمدی حسن کے کوثر میں نہاتی ہوئی رات | عشق کے آئینے میں بال سکھاتی ہوئی رات

یعنی وہ رات لافانی حسن کی پاکیزہ نہر میں نہائی ہوئی تھی جس نے عشق کے آئینے کے سامنے اپنے بال سکھائے تھے۔

دہر کا شانہ احساس ہلاتی ہوئی رات | سوتی دنیا کے نصیبوں کو جگاتی ہوئی رات

یعنی ایسی رات طلوع ہوئی جس نے دنیا والوں کے احساس زیاں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر زندگی کا شعور بخشا اور عالم انسانیت کی خوابیدگی کو خوش بختی کے سحر سے آشنا کیا۔

پرتو نورِ نبوت سے سنورتی ہوئی رات | آئینہ خانہ وحدت سے گزرتی ہوئی رات

یعنی نبوت کی نورانیت کے عکس سے وہ رات نور بداماں ہو کر ہر طرف روشنی بکھیرنے لگی۔ وہ رات وحدانیت الٰہی کے آئینہ خانہ سے تجلیات کبریائی کو سمیٹتی ہوئی آئی۔

عرش کی سیر لب بام سے کرتی ہوئی رات | عالم قدس کے زینے سے ابھرتی ہوئی رات

یعنی اس رات نے معراج کی شب تختِ ذوالجلال کی سیر فرازِ عرش سے کی۔ یہ رات نشیب افق سے ظاہر ہوئی اور ملکوت السماوات کے زینے سے ابھر کر کائنات کو منور کر گئی۔

گوشے گوشے کو پر انوار بناتی ہوئی رات | بام ظلمت کدہ ارض کو ڈھاتی ہوئی رات

یعنی اس رات نے کائنات کے گوشے گوشے سے کفر و شرک کی تاریکی کو غارت کیا اور کرۂ ارض کے چپے

چپے چپے کو نور یعنی ہدایت سے رخشندہ وتاباں کیا۔

کوہِ فاران کی وادی سے ابلتی ہوئی رات
زیرِ پا ظلمتِ عالم کو کچلتی ہوئی رات

یعنی وہ رات کوہ فاران کی چوٹی سے بے محابا ابھری اور جس نے کائنات عالم میں پھیلی ہوئی اثم وعدوان کی ظلمت کو پاؤں کے نیچے کچل ڈالا۔

سیرتِ پاک محمد سے مہکتی ہوئی رات | جذبہ عشق حقیقت سے دھکتی ہوئی رات

یعنی وہ پاکیزہ رات جب سرکار دو عالم ﷺ دنیا میں تشریف لائے عشق حقیقی کے جذبہ کی حدت سے فروزاں تھی اور رسول معظم ﷺ کی سیرت پاک کی جانفزا خوشبو سے معنبر ومعطر تھی۔

شب اسریٰ میں نثارِ قدم پاک رسول | عرش سے فرش پہ عظمت کے برسے ہوئے پھول

یعنی حضور پاک ﷺ جب فرش زمین سے عرش بریں پر جلوہ افرز ہوئے تو قدرت کی طرف سے شب اسریٰ عظمت وشرف کے پھول حضور ﷺ کے قدوم پاک پر نچھاور کیے گئے۔

بٹ گیا خلق دو عالم میں نچھاور اس کا | ہے دو عالم میں لقب رحمت داور اس کا

یعنی دونوں جہانوں میں حضور ﷺ کو رحمت پروردگار کے لقب سے پکارا جانے لگا۔ حضور ﷺ کی رحمت وشفقت کی خیرات دونوں جہانوں میں تقسیم کردی گئی۔

حسن وحدت کیلئے آئینہ نیم شبی | رازدارِ شب معراج نبی عربی

یعنی نبیٔ عربی ﷺ شب معراج کی برکات اور تجلیات ذات کبریائی کے امین ورازدار تھے۔ آقائے دوجہاں ﷺ نے حضور جمال احدیت میں نصف شب کی سجدہ گزاری کی سعادت حاصل کرکے دونوں جہانوں میں علم وعرفان کی روشنی کو منعکس کرنے کا شرف حاصل کیا۔

وہ نظر جس کو ملا حسن کی شاہی سے خراج | جس کا انداز نظر حسن نظر کی معراج

یعنی آقائے دوجہاں ﷺ کی نگاہوں کے حسن وجمال کو معراج نظر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حضور ﷺ کی نظر کی عظمت بلاریب بینظیر وبے مثال ہے کہ اسے حسن کا خالق بھی خراج تحسین پیش فرماتا ہے۔

جس کے سورج سے جہاں تاب ہوئے روئے حیات
جس کی کرنوں سے ہے آرائش گیسوئے حیات

یعنی حضور ﷺ ایسے آفتاب جہاں تاب ہیں کہ جن کے رخ انور کے نور سے حیات ارضی کے چہرے کو آب وتاب نصیب ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ کے چہرہ زیبا کی نورانی کرنوں سے حیات ارضی کی زلفیں سنور کر آراستہ ہوئیں۔

سج گئی قامت زیبا پہ رسالت کی قبا | پھر مشیت کا کوئی اور تقاضا نہ رہا

یعنی حضور ﷺ کے سراپائے دلبری پر نبوت کا لبادہ یوں سج گیا کہ مشیت ایزدی کی کوئی اور خواہش باقی نہیں رہی۔ جو کچھ مالک حقیقی چاہتے تھے وہ پورا ہو گیا تھا۔

عزم نے اس کے کیا قلعۂ امکاں تسخیر | کھل گئی اس کیلئے قید زماں کی زنجیر

یعنی حضور ﷺ کے عزم صمیم کی بدولت ممکنات عالم کی ہر چیز کو مسخر کیا گیا۔ ان کیلئے قید زمان ومکان بے توقیر ہو کر رہ گئی۔

اس کے بستر نے دیا وسعت عالم کو سبق | آ گئے زیر قدم رفعت گردوں کے طبق

یعنی شب معراج حضور ﷺ کے بستر مبارک کی دلنواز حدت نے کائنات کی بے کراں وسعتوں کو یہ درس دیا کہ حضور ﷺ کے قدم مبارک کی رسائی کے سامنے ہفت افلاک کے رفیع وعریض مقامات ہیچ ہیں۔

بڑھ گیا سوئے ادب عشق کا مے خانہ لئے | رہ گیا پیر خرد ہوش کا پیمانہ لئے

یعنی حضور ﷺ ے عشق سے سرشار ہو کر مقام ابد تک پہنچ گئے جو معراج آدمیت کی انتہا ہے اور صاحبان عقل وخرد وہوش کا پیمانہ لئے انسانیت کی معراج کو ماپنے کی ناکام کوششیں کرتے رہ گئے مگر عشق کے مقام کی بلندی اور رفعت کو سمجھنے سے قاصر رہے۔

نہ رہا سعی نظر کا کوئی پہلو باقی | تھا فقط فاصلۂ فرق دو ابرو باقی

یعنی شب معراج جب حضور ﷺ نے عین ذات خداوندی کی تجلیات کا نظارا کرنا چاہا تو اس مقصد کے حصول کیلئے کوئی بصری رکاوٹ نہ رہی بلکہ ان کے اور خالق ذوالجلال کے درمیان فاصلے سمٹ کر رہ گئے

تھے اور فرق صرف اتنا تھا جتنا دو ابروؤں کے درمیان ہوتا ہے۔

قرب محبوب کی خلوت میں تکلف کی زباں | ما عرفناک ہے تعبیر کمال عرفاں

یعنی جب محبوب ﷺ اور محب جل جلالہ خلوت گہہ کبریائی میں آمنے سامنے ہوئے تو کمال عرفان کے جذبات کے تحت حضور ﷺ نے تکلف کی زباں میں عرض کیا "اے مولائے رحیم و کریم! میں نے آپ کو اس طرح نہیں پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے۔

اس کے قدموں سے تھی وابستہ بشکل نعلین | برق رو بن گئی معراج میں عقل کونین

یعنی دنیا والوں کی عقل و خرد جب معراج کی شب حضور ﷺ کی نعلین مبارکہ سے منسلک ہوئی تو برق رفتاری کے ساتھ ترقی کی منازل طے کرنے لگی۔

انہیں قدموں کا تصدق ہے تمدن کا فروغ | انہیں قدموں سے ہے اس جلوہ گہ کن کا فروغ

یعنی حضور ﷺ کے قدوم مبارک کی خیرات جلوہ گاہ "کن" یعنی کائنات عالم کی تخلیق کے عمل کو فروغ حاصل ہوا اور یہ حضور ﷺ ہی کی ذات گرامی کا فیض تھا جس کی بدولت کائنات میں پاکیزہ اور مطہر تمدن کو پزیرائی نصیب ہوئی۔

وسعت دہر ہے سر پر لئے دامن اس کا | فیض بخش دو جہاں ہے رخ روشن اس کا

یعنی حضور ﷺ کے رخ روشن کی تجلیات سے دین و دنیا دونوں جہانوں میں غلامان مصطفیٰ ﷺ فیضیاب ہوئے۔ حضور ﷺ کا دامن رحمت تمام دنیا پر سایہ فگن ہے۔

چونک اٹھا خواب سے انساں کا شعور آفاق | سوئے افلاک بڑھا سم کو جھٹک کر جو براق

یعنی حضور ﷺ جب براق پر سوار افلاک کی سمت محو پرواز ہوئے تو انسانی عقل و فہم خواب غفلت سے بیدار ہوئی تو اس کے شعور پر آفاق کے اسرار منکشف ہوئے۔

منتقل صبح ازل میں شب تاریک ہوئی | تندی پا سے زمیں عرش کے نزدیک ہوئی

یعنی شب معراج براق کی برق رفتاری کے سبب زمین کے آقا و مولیٰ ﷺ جب عرش بریں کے مالک کے نزدیک ہوئے تو زمین کی شب تاریک صبح ازل کے نور سے جگمگا اٹھی۔

کھل گئیں پوری طرح عقل بشر کی آنکھیں | نئی دنیا میں تھیں اب اہل نظر کی آنکھیں

یعنی انسانی فہم و بصیرت کی خوابیدہ آنکھیں مکمل طور پر بیدار ہو چکی تھیں۔ اب ان کی نگاہوں کے سامنے رشد و ہدایت سے لبریز اک نئی دنیا کے روح پرور نظارے تھے۔

ذہن انساں کو نئی قوت پرواز ملی | اہل دل کو طلب جلوہ گہ راز ملی

یعنی انسان کے ذہن کو پرواز کی اک نئی جہت نصیب ہوئی اور صاحبانِ قلب و نظر کے دل میں جلوہ گاہ کبریائی کے مخفی راز کے جاننے کی چاہت پیدا ہوئی۔

اس کے صدقے میں ہوا فکر و نظر کا وہ بروز | عقل پر کھلنے لگے عالم امکاں کے رموز

یعنی حضور ﷺ کی ذات تقدس مآب کے صدقے میں انسانی فکر و نظر کو وہ فروغ نصیب ہوا کہ عقل انسانی پر اسرار و رموز مملکت خداوندی کے بھید منکشف ہونے لگے۔

جو حقائق تھے کئی لاکھ برس سے مخفی | چند صدیوں میں بنے علم کی آیات جلی

یعنی جو اسرار و حقائق لاکھوں برس تک انسانی فہم بصیرت سے مخفی رہے تھے وہ چند صدیوں میں انسانی ذہنوں پر یوں منکشف ہو گئے کہ علم کی درخشندہ نشانیاں بن کر کائنات کو روشن کرنے لگے۔

شب معراج زمانے کی جو سرتاج ہوئی | قدرت فکر و تعقل کو بھی معراج ہوئی

یعنی لاریب معراج کی مبارک رات حضور اکرم ﷺ کی عظمت و شرف کے بدولت زمانے بھر کی راتوں کی سردار ٹھہری۔ اسی طرح رب مہرباں کی عنایت اور پیارے محبوب ﷺ کے شرف رسالت کے طفیل زمانے کی فکر و فہم اور پرواز تحقیق و تجسس کو بھی بلند پروازی نصیب ہوئی۔

جس نے جس راہ میں بھی علم کی دولت پائی | قوت فکر و نظر اس کی بدولت پائی

یعنی جو شخص علم و فن کی جس صنف میں بھی علم کی دولت سے سرفراز ہوا وہ حضور ﷺ کے فیضانِ نظر کی بدولت، فکر و نظر میں عظمت کی سعادت سے مالا مال ہوا۔

اس قدر بڑھ گئی انسان کی رفتار نظر | کف آدم میں ہے اب آئینہ شمس و قمر

یعنی انسان کی فکر و نظر اور فہم و فراست کی بلند پروازی اس درجہ برق رفتاری سے ترقی پذیر ہوئی ہے کہ اب

آفتاب ومہتاب اس کے دست تصرف میں مسخر ہو چکے ہیں۔

تیرہ تھی فکر بشر عہد نبی سے پہلے | رات تھے دن سفر نیم شبی سے پہلے

یعنی حضور سرکار مدینہ ﷺ کی بعثت سے پہلے انسانی فکر وفہم تاریک رات میں ٹامک ٹوئیاں مار رہی تھی۔ حضور ﷺ تشریف لائے، نالہ نیم شبی کی بنا ڈالی گئی۔ اس سے پہلے دن کی روشنی میں ضیاء ونور نہ تھا بلکہ رات کی تاریکی کی مانند سیاہ تھا۔

کاش اس راز ترقی کو جہاں جان سکے | کاش اس محسن تہذیب کو پہچان سکے

یعنی کاش دنیا کے دانشور جان سکیں کہ دنیا میں علم وفن، فکر وفہم اور شعور آگہی کی یہ ترقی کس ذات پاک کے اعجاز کی مرہون منت ہے۔ کاش یہ دانشور اس محسن انسانیت کو پہچان سکیں جس کی دانش، حکمت اور معرفت کے طفیل تہذیب انسانیت نے ترقی کے حیرت انگیز مدارج طے کیے۔

(وزیر الحسن عابدی، نقوش رسول نمبر صفحہ ۶۱۶-۶۱۸)

ڈاکٹر صفدر حسین صفدر (المتوفی ۱۹۸۰ء) ایک مفکرانہ انداز فکر کے حامل مداح سرکار مدینہ ﷺ ہیں۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت فکر ونظر کی ترجمانی کی سعی کی ہے۔ ہر شعر حضور ﷺ کی روحانی تجلیات اور علو درجات کی عکاسی کرتا ہے جس سے روح کو تازگی اور فکر وفہم کو آسودگی نصیب ہوتی ہے۔ پڑھیے اور بے پایاں لطف حاصل کیجئے کہ یہی ایک سچے مسلمان کی زندگی کا حقیقی سرمایہ ہے

ہوا جو قطرہ فشاں ابر رحمت عربی | جہاں میں بجھ گئے صفدر شرار بولہبی

یعنی رسول عربی ﷺ کی رحمت للعالمینی کی خیرات جب رحمت، لطف وکرم کے قطرات شبنم افشاں ہوئے تو دنیا بھر میں کفر وشرک کے شعلے بجھ گئے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے کہ جب حق آتا ہے تو باطل غائب ہو جاتا ہے۔

جناب خضر کو ہو دور ہی سے میرا سلام | نہ جائے گی سوئے ظلمات میری تشنہ لبی

یعنی اگرچہ میں ایمانیات کے معاملہ میں تشنہ لب ہوں مگر میری تشنہ لبی، راہ گم کردہ نہیں کہ ظلمات کی طرف

چلی جائے۔ مجھے حضرت خضرؑ کی رہنمائی کی ضرورت نہیں کیونکہ میرا رہنما میرا ہادی برحق ہے، اسلئے دور ہی سے حضرت خضرؑ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں۔

پلٹ گئی میرے ہونٹوں سے منفعل ہو کر | شرابِ دانش و دولت بہ شیشۂ حلبی

یعنی میرے آقا و مولیٰ ﷺ کا مجھ پر بڑا کرم ہے کہ دانش و حکمتِ غیر کی شراب میرے ہونٹوں کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی شرمندہ ہو کر واپس لوٹ گئی اور میں بفضل الٰہی اس کا ذائقہ چکھنے سے محفوظ رہا۔

بجھے گی پیاس میری صرف میرے اشکوں سے | کہ میرے سینے میں ہے کربلا کی آگ دبی

یعنی میرے سینے میں حق پرستوں پر میدانِ کربلا میں ہونے والے مظالم کی آگ کی چنگاریاں دبی ہوئی ہیں۔ فرطِ غم سے میں پیاسا ہوں میری پیاس صرف میرے آنسوؤں ہی سے بجھ سکے گی۔ اس کا علاج دنیا والوں کے پاس نہیں ہے۔

ملی تو دامنِ ساقی میں چھان کر واعظ | خدا کے گھر میں پیوؤں گا شرابِ عشقِ نبی

یعنی مجھے عشقِ نبی ﷺ کا مشروب ساقی کوثر کے دامن میں چھان کر ملا ہے اسلئے عشقِ نبی ﷺ کا یہ ناچیز متوالا آقا و مولیٰ ﷺ کے محبّ جل جلالہ کے گھر میں شرابِ طہور کے گھونٹ مزے لے لے کر پیئے گا۔

کرم ہو مجھ پہ کہ اک تشنہ لب مسافر ہوں | میرا سلام ہو تجھ پر پیمبر عربی

یعنی مجھ پر کرم کیجئے آقا ﷺ! کہ میں راہ ہدیٰ کا ایک تشنہ لب مسافر ہوں، اے رسول عربی ﷺ! میرا سلام نیاز قبول کر لیجئے۔

تیرے پیام سے انسانیت کی ٹوٹی نیند | تیرے نظام نے بدلا نظام بو لہبی

یعنی پیارے محبوب ﷺ! آپ کے پیام حق آگاہ کی بدولت عالم انسانیت خواب غفلت سے جاگ اٹھی ہے۔ آپ کے لائے ہوئے پاکیزہ نظام حیات نے کفر و شرک کے فرسودہ نظام کو مسترد کر دیا۔

تیرے پیام سے حیرت نے آگہی پائی | سمجھ میں عقل کی آیا طلسم بے سببی

یعنی اے آقا ﷺ! آپ کے حیات آفریں پیام کی بدولت عقل انسانی پر چھائی ہوئی حیرت و استعجاب ختم ہو گئی ہے اور اس کی جگہ معرفت الٰہی کی آگہی نے لے لی ہے۔ انسانی فہم نے جان لیا کہ جہالتِ بے سببی

کا طلسم آگہی کے فقدان کی وجہ سے تھا۔

تیرے پیام سے چونکا شعور دانش و فن | غرور دیدہ وری و سرور بوالعجبی

یعنی اے پیارے محبوب ﷺ! آپ کے پیام حق آگاہ سے حکمت و دانش اور فکر و فن کے پژمردہ شعور کو جلا نصیب ہوئی اور بزعم خود دیدہ وری کے فریب میں مبتلا کم مایہ نافہموں کو عقل کا درس دیا اور خود ساختہ سرور کم مائیگی اور کم فہمی میں مبتلا انسانوں کو حکمت و دانش اور فکر و فن کا شعور عطا کیا۔

چنے ہیں جس نے تیری گردِ راہ کے ذرّات | چمک رہی ہے ستاروں سے اس کی تیرہ شبی

یعنی جن خوش نصیبوں نے معراج کی شب آپ کے گردِ راہ کے ذرّات اپنے دامن میں سمیٹے ہیں ان کی تیرہ شبی تیرے گردِ راہ کے روشن و تاباں ذرّات کی چمک سے جگمگا رہی ہے۔ یعنی جن خوش نصیبوں نے آقا دو جہاں ﷺ کی غلامی کو صدق دل سے اپنایا ہے انکی عظمت اور شرف درخشاں ستاروں کی مانند چمک رہی ہے۔

جسے ملا نہ تیرے چشمہ عطا کا سراغ | ہے اس کی راہ طلب میں سراب تشنہ لبی

یعنی وہ بدنصیب جو تیرے چشمۂ عطا و سخا کو دریافت نہ کر سکا اور اس سے فیض یاب نہ ہو گا اس بندہ بے بال و پر کی طلب سودائے خام کی مانند ہے۔

فسردگی کو دیا جذبہ طلب تو نے | مزاج دست درازی کو ناز بے طلبی

یعنی جو شخص کارزار حیات میں افسردگی اور پژمردگی کی زندگی گزار رہا ہے آپ نے اے سرکار دو عالم ﷺ اس کو طلب کا حقیقی جذبہ عطا فرمایا۔ زندگی کی ہر خواہش کو بزور بازو حاصل کرنے کی حرص کو بے غرضی اور بے طلبی کی ناز آفرینی کا جذبہ صادق عطا فرمایا۔

تیرے ہی دست شفا سے ہو گیا چونچال | پہنچ چکا تھا تمدن بحال جاں بلبی

یعنی جس تمدن کے ماحول میں حضور ﷺ نے جنم لیا وہ قریب المرگ تھا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کی بدولت وہ جاں بلب تمدن زندہ و تابندہ بن کر کائنات کی رہنمائی صراط ہدیٰ کی طرف کرنے لگا۔

مرض جو اس کے تھے مہلک وہ سب ہوئے معدوم | تمیز بندہ و آقا و نخوت نسبی

یعنی آقا و غلام کی غیر فطری تمیز اور غریب و مسکین کے معصوم اور نا آسودہ جذبات کو پائے استحقار سے ٹھکرانے والے حسب و نسب پر تکبر اور گھمنڈ کرنے والے اور دوسرے مہلک اور مزمن مرض میں گرفتار انسان، شرف انسانیت کے داعی بن گئے۔

طبیعتا عصبی خفقانی کی مزاج | ہوئی بحال وہ تہذیب تھی جو صدیوں سے

یعنی یہ حضور ﷺ کے قدموں کی خیرات تھی کہ وہ تہذیب جو صدہا سال سے تعصب، جنون اور وحشت کے چنگل میں پھنسی ہوئی تھی پھر پاکیزہ و مقدس حالت میں دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوئی۔

تو مصطفیٰ تو محمد تو احمد عربی | ہے ترجماں تیری سیرت کی تیری خوش لقبی

یعنی اے مرے آقا ﷺ! تو محمد مصطفیٰ کے لقب سے ملقب ہے تجھے پکارنے والے احمد عربی کے نام سے بھی پکارتے ہیں اور یہ پاکیزہ القابات تیری پاکیزہ سیرت کی ترجمانی کرتے ہیں۔

سرور قلب مشیت غرور قوم عرب | وقار ہاشمی و افتخار مطلبی

یعنی حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کا مقام ہر مقام سے بلند تر ہے۔ آپ خالق ذوالجلال کیلئے باعث سرور و مسرت ہیں اور اقوام عرب کیلئے باعث فخر و مباہات۔ آپ قبیلۂ بنو ہاشم کیلئے وقار کی علامت ہیں اور خانوادۂ عبدالمطلب کیلئے باعثِ صد افتخار ہیں۔

گلوں سے بھر گیا دامانِ یثرب و بطحا | کہ پھول بن گئے تجھ سے شرارِ بولہبی

یعنی حضور ﷺ کی تشریف آوری سے بولہبی آگ کے شرارے پھول بن گئے اور سارا یثرب و بطحا پھولوں کی دلآویزی سے چمک اٹھا۔ حضور ﷺ کی بعثت نبوت سے پہلے دنیا میں ہر طرف معصیت و عدوان کا دور دورہ تھا۔ رب کریم کے احکامات کی نافرمانی عام تھی۔ نبی مکرم و معظم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات کی بدولت دنیا سے اثم و عدوان کی بیخ کنی ہوگئی اور تقویٰ کے دلربا پھولوں کی مہک سے نہ صرف سرزمین حجاز بلکہ دنیا کا گوشہ گوشہ معنبر و معطر ہوگیا۔

پھونکا عرب میں وہ صور اخوت کبریٰ | کہ ایک ہو گئے قرشی، زنگی و کلبی

یعنی سرزمین عرب میں آقا و مولیٰ ﷺ نے عالمگیر اخوت و برادری کا ایسا درس دیا (باقی صفحہ ۲۳ پر)

غزل

پروفیسر مرتضٰی سید

درد کا درماں کوئی نہیں ہے
وصل کا ساماں کوئی نہیں ہے

آپس میں ہیں دست و گریباں
صلح کا امکاں کوئی نہیں ہے

غیروں سے ہیں پیار کی پینگیں
ہم سے پیماں کوئی نہیں ہے

آنکھوں میں ہے خونِ تمنا
دل میں ارماں کوئی نہیں ہے

تاریکی بڑھتی جا رہی ہے
صبح کا امکاں کوئی نہیں ہے

حیرت کے ساماں ہیں ہر سو
پھر بھی حیراں کوئی نہیں ہے

سب ہیں سیدؔ گانٹھ کے پورے
ہم سا ناداں کوئی نہیں ہے

بلگرامی صاحب کا
نوجوانوں کے نام پیغام
(خیرُ القرونِ قرنی)

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

خَیرُ القُرُونِ قَرنِی ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَھُم ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَھُم (الحدیث)

نبوت کا دورِ آخر

اور فیضانِ نبوت کی ضیاء باریاں

محمد کی نبوت دائرہ ہے نورِ وحدت کا
اسی کو ابتدا کہیے اسی کو انتہا کہیے

عزیز دوستو!

بحمد اللہ آج تم سرزمین حجاز میں ہو۔

یہ ارض الاحسان ہے یہاں کعبۃ اللہ ہے، وہی کعبہ جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پر خلوص ہاتھ بنا رہے تھے، ساتھ دعا کر رہے تھے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اللہ رب العزت کے علم میں تو تھا کہ اسی ملک حجاز میں ایک مسجد نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام مکہ مکرمہ سے کچھ فاصلہ پر کئی ہزار سال بعد تعمیر ہوگی۔

لیکن

آج تم پر یہ حقیقت کھل چکی ہے کہ دوسرا حرم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم ہے اور مدینہ منورہ یا مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میں ہے۔ آج یہ دونوں زائرین مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کیلئے قدرت وحکمت کی دو بارگاہیں ہیں۔
ایک جلال کا مرقع ہے، ایک جمال کا آئینہ، ایک صلوٰۃ کا، ایک سلام کا، ایک صبر کا ایک شکر کا، ایک الحمد للہ رب العلمین کا ترجمان ہے دوسرا ارحم الراحمین کی رحمتوں اور برکتوں پر شاہد ہے، حضور رحمت للعالمین ﷺ کا گھر ہے۔

یہ دور دور سہی

لیکن ایک جگہ سینہ سپر کرکے اس کا طواف کرنا ہوتا ہے، سعی بجالانا ہوتی ہے۔ دوسری جگہ ندامت کے آنسو اور دل کی دھڑکن کے ساتھ سلام عاجزانہ پیش ہوتا ہے۔
میرے عزیزو! یہی خانہ کعبہ ہے جہاں سے اسلام کی ابتدا ہوئی تھی اور یہی خانہ کعبہ ہے جہاں اسلام کی تکمیل ہوئی۔
یہ سرزمین ارض الاحسان ہے، دار الاحسان ہے۔ یہاں احسان بانٹا نہیں جاتا، یہاں احسان لٹایا جاتا ہے۔ یہاں جو صدق کا دامن پھیلائے، جھولی بھر بھر لے جائے۔
ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ ایک مختصر خط میں اپنے آقا ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور دورِ سابق کا مفصل تذکرہ کریں لیکن ہم یہ ضرور کر سکتے ہیں کہ حضور انور ﷺ کا اور آپ ﷺ کی آل علیہم السلام اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تبعین رحمہم اللہ تعالیٰ کی بلند و بالا صفات کا کچھ بیان کریں۔ تم اس کی تفصیل ''نورِ مبین'' میں پڑھ سکتے ہو۔

یہ مکہ مکرمہ ہے

سامنے وہ ایک بیت مبارکہ ہے۔ اب یہاں بظاہر ایک کتب خانہ ہے لیکن دراصل یہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کے بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں آنے کی جگہ ہے۔ ابتدا سے آج تک نذرانے پیش ہوتے چلے آئے ہیں۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:
''ہر دور میں محقق صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اور بلند پایہ علمائے کرام کا یہی ایمان رہا ہے کہ ہمارے پیارے حضور اکرم ﷺ جو دنیا میں تشریف لائے تو سراپا نور بن کر آئے کہ خود بھی نور منور ہیں اور

دوسروں کی ظلمت کو نور میں تبدیل فرماتے ہیں بشرطیکہ وہ نور کے طالب ہوں۔"

حضرت آدم علیہ السلام سے آج تک سب کا کہنا ہے کہ ہمارے لئے صرف یہی نبی کریم ﷺ ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہر نبی کے وجود میں روح محمدی ﷺ بطور ایک جزو ہے اور نور محمدی کے نام سے جلوہ گر رہی ہے اور ہر ایک نبی کی زندگی میں ایک مربی و محافظ کی شان سے سہارے اور معاونِ حال کا کام دیتی ہے تو یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا جس کے بارے میں حدیث مبارکہ میں ہے

بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ

ترجمہ: مجھ کو آدم کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن (یعنی ہر دور) میں پیدا کیا گیا یہاں تک میں اس قرن میں پیدا ہوا جس میں کہ میں ہوں۔ (بخاری شریف)

وہ نبی آخر الزماں ﷺ ہیں۔ ان کی صداقت، حکمت و قدرت کا کچھ حال تم پڑھ چکے ہو۔ ان کی یادیں تازہ کی جاتی ہیں۔ ان سے فروغ اسلام کے باب کھلے۔ ان ہی سے علم و ایمان کے خزانے بھر گئے۔ وحدت کے راز کھلے، توحید نصیب ہوئی --- الحمد للہ!

یہاں پہلے ان کا ذکر ہے جو حضور پاک ﷺ کی زیارت کا شرف تو نہ حاصل کر سکے مگر تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ (وہ خوش قسمت جن کو کسی صحابی کی زیارت کا اعزاز نصیب ہوا) اور تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ (وہ خوش قسمت جن کو کسی تابعی کی زیارت نصیب ہو) بنے۔

پہلی تین صدیوں کی ان بزرگ ہستیوں کا ذکر ہے جن کو اس سرزمین سے خصوصی نسبت اس دور میں شمولیت سے ملی ہے۔ گو وہ خود بلادِ اسلامی کے مختلف مقامات سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض کا تعلق یہیں سے ہے اور پھر حضورِ اکرم ﷺ کی آل علیہم السلام اور ازواج مطہرات اور اولوالعزم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کچھ بیان اس خط میں ہے اور پھر ان عظیم ہستیوں کا خصوصی ذکر خط ۲۴ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے، وہ ہستیاں جو تکمیل کلمہ کا مظہر بنیں۔

تو آؤ! --- تم

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ (الحدیث)

اب ہم تمہیں خاندان نبوت کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ان بزرگ ہستیوں کو حضور انور ﷺ سے ایک صلبی نسبت (حقیقی اور قریبی رشتہ داری) بھی حاصل ہے۔ جن کے سردار اس دور میں سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی اولاد ہے۔ یہ سب اپنے زہد و تقویٰ، بزرگی اور اخلاق کی بنا پر ہر دل عزیز ہیں اور ارباب ولایت کے سردار ہیں۔ ان کے چہرہ مبارک پر سعادت کے انوار دکھتے ہیں۔ ان کی آنکھیں ہر دم غم حسین علیہ السلام میں اشکبار رہیں۔ آپ کی عظمت لوگوں کے دلوں میں اس قدر گھر کر چکی تھی کہ ہجوم کے وقت طواف کا قصد فرماتے تو لوگ راستہ بنا دیتے۔

بے شمار کرامتیں آپ سے ظاہر ہوئیں۔ ایک یہ ہے کہ جب ان کو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنائی گئیں، لوگ آپ کو دیکھ کر آبدیدہ ہوئے تو آپ نے فرمایا ''لوگو تم سمجھتے ہو کہ مجھے زنجیریں باندھے ہیں۔ میرا ظاہر مقید، میرا باطن آزاد ہے اور اس ظاہر پر میری روح کا قبضہ ہے۔'' یہ کہہ کر زنجیروں سے نکل آئے اور پھر یہ فرما کر ان کو پہن لیا ''ایسا مثالیں ابھی باقی رہنا چاہئیں تا کہ تم عذاب الٰہی کو یاد رکھو اور محشر میں تم پر سائبان رحمت ہو۔'' ان ہی کی اولاد میں امام باقر علیہ السلام ہیں اور ان کے بیٹے امام جعفر صادق علیہ السلام جن سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو شرف تلمذ حاصل ہے۔

ائمہ اہل بیت کی عظمت

کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ حضور پاک ﷺ نے اپنی آل علیہم السلام کی محبت کو جزو ایمان قرار دیا ہے۔

ان کے بعد سب سے پہلے مفسرین کا ذکر کریں گے جن میں جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب (متوفی ۷۳ ہجری) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری (متوفی ۷۴ ہجری) حضرت انس مالک بن النضر (متوفی ۹۱ ہجری) رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

اور احادیث مبارکہ کے سلسلہ میں

گو ان صاحبوں کا ذکر ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہیں اور جن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شامل ہیں لیکن محدثین کے بارے میں جو نام زبان پر پہلے آتا ہے وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ان

کی ''صحیح بخاری'' قرآن شریف کے بعد صحیح ترین کتاب مانی جاتی ہے۔ ہم ان کی طرف خصوصیت سے تمہاری توجہ مبذول کرنا چاہیں گے۔

آپ بخارا کے رہنے والے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۹۴ ہجری میں ہوئی لیکن بچپن ہی سے نابینا تھے۔ اللہ رب العزت نے ان کی بزرگ ماں کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو نہ صرف نورِ بصارت بلکہ انوارِ بصیرت سے بھی سرفراز فرمایا۔

غیر معمولی حافظہ عطا کیا اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دین کا ایک اہم ستون بنایا۔ حجازِ مقدس کے علاوہ مختلف مقامات کا سفر فرمایا جس میں شام، مصر، جزیرہ شامل تھے۔ پھر چھ برس حجاز میں قیام فرمایا۔ بقول سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے تقریباً ایک ہزار اسی اساتذہ سے علم وفیض حاصل کیا اور ان کے شاگردوں کی تعداد نوے ہزار تک پہنچی۔

آخر میں

وہ کتاب، صحیح بخاری، ترتیب دی جو ایک حسین خواب کی حسین تعبیر ہے۔ ان کی احتیاط، ان کے علم، ان کی ذہانت، ان کی لگن اور اس کتاب کی صداقت اور قبولیت کے بے شمار واقعات ہیں، ہم یہاں کیا کچھ لکھیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جو نام زبان پر آتا ہے وہ حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ کی پیدائش ۲۰۲ ہجری کی ہے۔ بڑی بزرگ اور عظیم ہستی ہیں۔ صحیح انتخاب گویا فطرت بن گئی تھی۔ آپ حدیث کے مختلف پہلوؤں کو حسن ترتیب سے جگہ دیتے۔

بخاری شریف کی طرح ان کی احادیث کی صحت پر گواہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ نے ان کے مرنے کے بعد ان کو خواب میں دیکھ کر احوال پوچھے تو فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس جنت کو مباح (جائز) فرما دیا ہے، جہاں چاہتا ہوں رہتا ہوں۔''

ان کے بعد امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو ان کے ہم عصر ہیں۔ ان کی پیدائش ۲۰۲ ہجری کی ہے۔ تم کو وہ حدیث تو یاد ہوگی یا سنی ہوگی جس میں انہوں نے فرمایا کہ جس نے ان چار حدیثوں کو سمجھ لیا گویا اس نے

دین اسلام سمجھ لیا، ہم ان چار حدیثوں کا ترجمہ لکھتے ہیں:

۱: اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے۔

۲: انسان کے اسلام کا حسن اس بات میں ہے کہ وہ بے فائدہ امور ترک کر دے۔

۳: مومن اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۴: حلال و حرام دونوں ظاہر ہیں، ان کے درمیان مشبہات (وہ چیز جسے کسی دوسری چیز سے تشبیہ دی جائے، اصل اور نقل کا شبہ پیدا کیا جائے) ہیں۔ جس شخص نے مشبہات سے پرہیز کیا، اس نے دین کو محفوظ کر لیا۔

اس کے بعد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے مشہور شاگرد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ زہد و تقویٰ، خوف خدا، اندازِ فقر اور حب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث وہ صوفیاء کی جماعت میں شامل سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی احادیث کی بڑی خوبی وصحت معتبر و مقبول ہے۔ ان کی کتاب کی سب سے بڑی خوبی اس کے ابواب کی تقسیم ہے جو بڑی جامع ہے۔

اسی زمانہ میں امام ابنِ ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ وہ ۲۰۹ ہجری میں پیدا ہوئے، علم حدیث کے سات سیاروں میں شامل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وہ ہیں جو محدث بھی ہیں فقیہ بھی جنہوں نے لوگوں کی ہدایت کا بیڑا اٹھایا۔ ان کی حدیث کی کتاب ''موطا ابن مالک'' ہے۔

اس کے بعد ہی

فقہاء کا ذکر ضروری ہے ان میں امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ آپ کا زمانہ ۸۰ ہجری سے ۱۵۰ ہجری تک کا ہے۔ تم ان کو خوب جانتے ہو لیکن افسوس کہ آج لوگ ان کی عظمت سے پوری طرح واقف نہیں۔ یہاں ان کا بیان مقصود نہیں۔ اتنا بتانا ضروری ہے کہ وہ ایک عظیم تابعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ انہوں نے فقہ کو آسان اور فطری بنا دیا ہے۔ یہاں تک کہ اس زمانہ سے اب تک دین حنیف کہلاتا ہے۔

ان کے دل میں حصول علم کی بڑی تڑپ تھی۔ اس میں ادب، انساب، فقہ حدیث وکلام (یعنی فلسفۂ اسلامی) سب شامل تھے۔ بڑے سے بڑے پیچیدہ مسائل بڑی خوبی سے حل کرتے۔ تم نے وہ واقعہ ضرور سنا ہوگا کہ کس طرح امام باقر علیہ السلام نے ان سے حدیث کے خلاف فتویٰ دینے کی افواہ سنی تھی۔۔۔ جس کا جواب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس خوبی سے دیا کہ امام علیہ السلام نے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

بھائی! بغداد شریف میں حاضری کے موقع پر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد اور مزار پر حاضری دی تھی۔ نہیں بتا سکتا کہ ان کی شریعت میں ڈھلی ہوئی مسجد، اس کا رنگ روپ اور مزار مبارک کی تجلیات کا کیا عالم تھا۔ یہ سب صدقہ تھا اس محبت کا جو آپ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھی اور واسطہ تھا اس خواب کا جو مشہور ہے اور نتیجہ تھا اس عبادت کا جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مرنے سے قبل بیت اللہ میں کی۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی دور میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ گو ان کا ذکر محدثین میں آتا ہے لیکن یہ وہ ہستی ہیں جن کے معتقدین کی کمی نہیں۔ مدینہ منورہ میں آج تک ان کی خوشبوئیں مہک رہی ہیں۔ مدینہ منورہ کسی حال میں چھوڑنا پسند نہ فرمایا۔

دراصل ان کا شمار احادیث میں امام بخاری سے قبل ہونا چاہیے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وہ مقام پایا کہ احادیث کے ساتھ ان ہی کا نام یاد آتا ہے۔ ہم فقہاء کے سلسلہ کا ذکر کر رہے ہیں کہ "پروانہ محمدی" بھی ہیں اور "خوشبوئے اسلام" بھی ہیں۔ تبرکاً ان کا نام پھر زبان پر آیا۔ ان پر حضرت سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "حیات امام مالک" ضرور پڑھو۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد فقہائے اربعہ (چار فقہاء) میں امام شافعی عالی مقام پر ہیں۔ یہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے ایک خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن سے سرفرازی پائی۔ ان کا زمانہ ۱۵۰ ہجری سے ۲۰۴ ہجری تک ہے۔ یہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے قرآن کریم کے ساتھ حدیث کی کتاب موطا امام مالک کا حفظ فقط دس سال کی عمر میں کرلیا۔ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروانے ہیں۔ آپ نے خواب ہی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور خواب ہی میں ایک ترازو سے سرفرازی پائی۔

یہی وہ ہستیاں ہیں جو امت کی کشتی منزل مراد کی طرف لئے جا رہی ہیں۔ یہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی نشر و اشاعت کے امام بنے۔ حضور پاک ﷺ سے ایسے درود کی فرمائش کی جو اس وقت تک کسی نے نہ پڑھا تھا اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کے دلارے کا وہی درود پاک درود کی کتاب میں تم کو مل جائے گا۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ

وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّ مَا غَفَلَ عَنْہُ الْغَافِلُوْنَ

کہا جاتا ہے کہ یہی درود پاک عقبیٰ میں ان کے مراتب اعلیٰ کا وسیلہ بنا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ واقعہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے جب ہزاروں طلباء کے مجمع میں آپ درس دے رہے تھے۔ آپ نے ایک بزرگ کو آتے دیکھا تو رک گئے اور جب وہ قریب آئے تو ان کا ادب فرمایا۔ طلباء نے پوچھا کیا یہ مفسر ہیں؟ فرمایا نہیں۔ پوچھا گیا محدث ہیں؟ فرمایا نہیں۔ طلباء کو حیرت ہوئی تو امام صاحب نے فرمایا "یہ وہ بزرگ ہیں جن سے زیادہ قرآن میں جانتا ہوں لیکن صاحبِ قرآن ﷺ کو یہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔"

یہ بات علماء عالی مرتبت اور اولیاء اللہ کی عظمت پر شاہد ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں ۱۶۴ ہجری میں پیدا ہوئے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مشہور شاگرد سے علم حدیث حاصل فرمایا۔ پھر احادیث کی تلاش میں بغداد کوفہ، بصرہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، مصر و شام کا سفر کیا۔ ان کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔ امام مالک و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شیدائی تھے۔

یہ ضرور ہے کہ بدنصیبی سے اعتزال (ایمان کو عقل کے تابع کرنا) اور فلسفہ کی موشگافیاں ان کے زمانہ میں شروع ہو چکی تھی لیکن یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اس میں ان کی تعلیمات کا کوئی بھی دخل تھا۔ یہ ان پر بہتانِ عظیم ہے۔ امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ تو وہ بزرگ ہیں جن کے متعلق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ

"احمد (بن حنبل) کو میرا اسلام کہو اور مطلع کرو کہ عنقریب خلق قرآن کے ایک مسئلہ میں ان کی آزمائش ہو

گی۔ خبردار! وہ خلق قرآن کا اقرار نہ کریں اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ان کا علم قیامت تک باقی رکھے گا۔''

ان کے کوڑے کھانے سے تم واقف ہو۔ سوچو! آج کل بے شمار فتنوں کیلئے ان کو بدنام کرنا کتنا بڑا ظلم ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے کس قدر خلاف ہے (عیاذاً باللہ)

اولیاء کرام کے سلسلہ میں

ہم خواجہ معین الدین غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے قریب کی ہستیوں کا ذکر پہلے کر چکے ہیں

آؤ اب

کچھ ان اولیاء کرام کا ذکر کریں جو آل و اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملانے کی درمیانی کڑی ہیں

ان میں سب سے پہلے

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کا اسم گرامی ہے۔ یہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے بہت بعد کے بزرگ ہیں لیکن روایت ہے کہ جب بایزید خرقان سے گزرے تو سانس لی جیسے کسی چیز کی خوشبو سونگھ رہے ہوں۔ جب لوگوں نے پوچھا تو فرمایا: ''یہاں میں ایک ایسے شخص جس کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہے کی خوشبو پاتا ہے جو مجھ سے ڈیڑھ سو سال بعد پیدا ہوگا۔ اس میں تین باتیں ہوں گی: اس پر عیال کا بار ہوگا، کھیتی کرے گا، درخت لگائے گا۔'' یہ وہی شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان کا حال بیان کرنا ممکن نہیں، شخصیت بتا رہا ہوں۔

اسی خیر القرون میں بایزید بسطامی ہیں ان کی بزرگی کا ایک واقعہ تو تم نے پڑھ لیا، اب ان کا ایک اور واقعہ سنو۔ قرآنِ حکیم پڑھ رہے تھے اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ (یعنی شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا) گھر آئے اور والدہ سے عرض کیا کہ میں دو گھروں کا تعلق نباہ نہیں سکتا۔ یا تو مجھے اللہ تعالیٰ سے مانگ لیں یا مجھے اللہ تعالیٰ کو سونپ دیں۔ والدہ نے اللہ تعالیٰ کیلئے چھوڑا۔ آپ باہر نکلے اور تیس سال تک شام کے جنگلوں میں ریاضت و مجاہدہ فرماتے رہے اور اس مقام تک پہنچے کہ بقول حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ''راہِ توحید کے سالکوں کی انتہا بایزید کی ابتداء کے برابر ہے۔''

ان ہی میں حضرت ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ ہیں

جنہوں نے بلخ کی سلطنت کو ٹھکرا کر فقر کو گلے لگایا، تاج شاہی کو چھوڑ کر فقیری کو اپنایا۔

ان ہی میں رابعہ بصری رحمت اللہ تعالیٰ علیہا ہیں

یہ وہ خاتون ہیں جنہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلیات سے خواتین کا حصہ ملا اور خوب ملا، ظرف اور ذوق سے بڑھ کر ملا۔ آپ قرب الٰہی پر شیفتہ ہیں اور مریم ثانی کا مقام رکھتی ہیں۔ یہ وہی رابعہ بصری رحمت اللہ علیہا ہیں جنہوں نے رب کریم سے عرض کیا "مجھے مکان کی حاجت نہیں مکین کی تلاش ہے۔" اور پھر یہ بھی ہوا ہوا کہ جب سفر حج کو چلیں تو خانہ کعبہ کو ان ضعیفہ رحمت اللہ علیہا کے استقبال کیلئے بھیجا گیا۔

ان ہی میں خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں

آپ ایک عالم، زاہد متقی بزرگ ہیں، یادِ الٰہی میں غرق رہتے۔ آپ کی والدہ جو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز تھیں آپ کو ان کی گود میں ڈال دیتیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے میں پانی پیا تھا۔

ان سب کا فیض تھا کہ نورِ ایمان و نورِ عرفان ان کی فطرت بن گئی تھی اور صلہ یہ ملا کہ دم مرگ مسکراتے ہوئے رخصت ہوئے۔ وفات کی شب کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دریچے کھل گئے اور ندا کی جا رہی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مولیٰ کے پاس حاضر ہو گئے اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے (گویا رضی اللہ عنہ کی صف میں آ گئے)۔

انہی میں عظیم ہستی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں

یہ وہ بزرگ ترین ہستی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا مگر زندگی بھر ان کو اس طرح دیکھتے رہے گویا صحابی۔ حضرت صدیق اکبر اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس نے بات پر افسوس کیا کہ انہوں نے (اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا۔ ایک دوسرے سے پوچھا کیا تم نے ان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ جب مطمئن نہ ہوئے تو حضرت صدیق اکبر اور علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چلیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھیں شائد انہوں نے دیکھا ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا تو جواب ملا ''میں نے ان کو صرف ایک بار دیکھا ہے جب حضور پاک ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور ایک نور زمین سے آسمان تک پھیلا ہوا تھا۔ فرمایا: ''ہاں آپ (ام المومنین) نے دیکھا ہے۔'' بات یہ ہے کہ حضرت اویس قرنیؓ آپ ﷺ کو چشم باطن سے دیکھ رہے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ

حضور انور ﷺ نے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کو اپنا پیراہن مبارک مرحمت فرما کر فرمایا کہ جب اویس قرنیؓ سے میرے وصال کے بعد ملنا تو ان کو دینا اور کہنا کہ آپ میری امت کیلئے دعا فرمائیں۔ اور اسی دعا کا صدقہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کریم ﷺ کے امتیوں میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر امتی یوم قیامت مغفرت سے سرفراز ہوں گے۔ حضرت اویس قرنیؓ کے سلسلہ اویسیہ میں بے شمار لوگ شامل ہیں

اوران کی ذات

اتباع ومحبت، شریعت وطریقت کا ایک حسین سنگم ہے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اب ہم ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذکر مبارک کی سعادت حاصل کریں گے۔ آپ حضور نبی کریم ﷺ کی پہلی زوجہ مقدسہ میں، ہماری ماں ہیں۔ ان کی موجودگی میں حضور پاک ﷺ نے کوئی اور نکاح نہیں فرمایا۔ آپ کی اولاد ہی حضور انور ﷺ کی اولاد مبارکہ ہے۔ آپ کے متعلق حضور پاک ﷺ فرماتے: ''جب لوگوں نے میری تکذیب کی، انہوں (حضرت خدیجہ رضی تعالیٰ عنہا) نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے رزق کمانے سے روکے رکھا تو انہوں نے مجھے شریک رکھا۔ انہوں نے (سوائے حضرت ابراہیمؓ) میری سب اولاد جنی۔''

نبی کریم ﷺ اسی گھر سے غارِ حرا تشریف لے جاتے، تم یہ پڑھ چکے ہو۔ غار حرا میں جبرئیلؑ سے ملاقات اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ کے واقعہ کے بعد جب حضور پاک ﷺ گھر تشریف

لائے تو حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا "زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ (مجھے کمبل اوڑھادو، مجھے کمبل اوڑھادو)۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہ صرف تسلی دی بلکہ حضور پاک ﷺ کے وہ اوصاف بیان فرمائے جو ایک بی بی کی اپنے شوہر کی معرفت کی ایک عظیم شہادت ہے۔ پھر یہ نکاح دراصل حکم باری تعالیٰ کے تحت اس لئے تھا کہ بیوہ کو سہاگ کی مسرتیں میسر ہوں اور اس قبیح رسم سے کہ بیوہ شادی نہیں کر سکتی، اسلام کنارہ کش ہو۔

دیگر ازواجِ مطہرات

ام المومنین حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد جو ازواج مطہرات ہیں وہ بھی ہم سب کی مائیں ہیں، امہات المومنین ہیں۔

ان کے اسمائے گرامی ہی یہاں لکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ یہ سب حضور پاک ﷺ کے ظاہر و باطن سے بخوبی آگاہ تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا: "کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن"۔ نبی کریم ﷺ نے امہات المومنین سے جو کچھ بھی فرمایا وہ بھی حدیث ہے۔ البتہ امہات المومنین میں بعض سے کم اور بعض سے زیادہ احادیث مروی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضور پاک ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ رہیں، ان سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں اور بعض سے کم اور بعض سے کوئی نہیں، یہ سب صاحبِ قرآن ﷺ کی رفیق ہیں ان کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرت خدیجہ کبریٰ، حضرت سودہ، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت جویریہ، حضرت زینب بن جحش اسدی، حضرت ام سلمہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت زینب بنت خزیمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہن۔ نبی کریم ﷺ کی حیات میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ایک بی بی تھیں جنہوں نے وفات پائی۔ حضور انور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ان کو سپرد خاک فرمایا۔ وہ مکہ مکرمہ میں جنت المعلیٰ میں مدفون ہیں۔

(باقی صفحہ ۵۷ پر ملاحظہ فرمائیں)

گزشتہ سے پیوستہ

ارشاداتِ غوثُ الصمدانی

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

مرتب: سید کامران شاہ بخاری (وڈپگہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ابراہیم علیہ السلام نے سفر سے پہلے رفیقِ راہ اور گھر بنانے سے پہلے ہمسایہ، وحشت سے پہلے انیس، مرض سے پہلے پرہیز، مصیبت سے پہلے صبر اور رضا کو قضا سے پہلے اختیار کیا۔ تم اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سبق لو، ان کے اقوال اور افعال کی پیروی کرو۔

خدا پاک ذات ہے جس نے بحر بلا میں ان پر مہربانی فرمائی اور مصائب کے سمندر میں شناوری کی قوت بخشی اور مدد فرمائی۔ ان کو دشمن پر حملہ کرنے کی تکلیف دی اور خود گھوڑے کے پاس رہا۔ ان کو اونچی جگہ چڑھنے کی زحمت دی اور خود پشت پر ہاتھ رکھا۔ انہیں مخلوق کو دعوت طعام دینے کی تکلیف دی اور مصارف اپنے پاس سے عطا فرمائے --- اسی کا نام عنایت باطنی اور لطف خفی ہے۔

اے عزیز! حق تعالیٰ کے ساتھ ہو جا اور اس کی تقدیر و حکم کے وقت خاموش رہ تا کہ اس کی کثیر عنایتیں تجھ کو نظر آئیں۔ کیا تو نے جالینوس کا واقعہ نہیں سنا کہ کس طرح گونگا، بھولا اور ساکت بنا دیا یہاں تک کہ اس کا تمام علم سیکھ لیا۔ اسی طرح اللہ عزوجل کی حکمت بک بک کرنے، اس سے جھگڑنے اور اس پر اعتراض کرنے سے تیرے دل میں نہیں اترے گی۔

اے اللہ! ہم کو موافقت اور ترک منازعت عطا فرما اور دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور دوزخ کی آگ سے بچا!

قرآن پاک اور اہل اللہ

اطاعتِ الٰہی دوستو! اللہ کو پہچانو۔ اس سے بے خبر نہ رہو، اس کی اطاعت کرو نافرمانی نہ کرو، اس کی موافقت کرو مخالفت نہ کرو، اس کی تقدیر پر راضی ہو اس سے نزاع نہ کرو۔ خدائے برتر و بزرگ کو اس کی صنعتوں سے پہچانو۔ وہی خالق و رازق، وہی اول و آخر ہے اور وہی ظاہر و باطن ہے۔ وہی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ جو چاہے کرے اس سے باز پرس نہ ہوگی اور لوگوں سے باز پرس ہوگی۔ وہی فقر و غنا دینے والا، وہی نفع رساں، وہی زندگی بخشنے اور موت اور سزا دینے والا ہے۔ وہی ڈرنے کے لائق اور امید گاہِ خلائق ہے۔ اس کے سوا کسی سے نہ ڈرو، نہ اس کے علاوہ کسی سے امید رکھو، اس کی قدرت و حکمت کے ساتھ گھومتے رہو یہاں تک کہ اس کی قدرت حکمت پر غالب آجائے۔

قرآن پاک کی عظمت قرآن پاک کا ادب کرو یہاں تک کہ تمہارے اندر وہ بات پیدا ہو جائے کہ حدود شرع کی مخالفت سے محفوظ رہو جس کی طرف ظاہری نہیں بلکہ معنوی طور سے میں نے اشارہ کیا ہے۔ اس مرتبہ پر صالحین میں سے بھی ایک دو ہی پہنچتے ہیں۔ شرعی حدود سے جو چیز باہر ہے اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ اس کو وہی سمجھ سکتا ہے جو اس میں داخل ہو چکا ہو۔ صرف صفات کے بیان سے نہیں پہچان سکتا۔ آنحضرت ﷺ کے تمام معاملات میں کمر بستہ ہو جاؤ اور حکم الٰہی اور اطاعت میں آپ کے ماتحت رہو جب فرشتہ آپ کی طرف بلائے تو آنحضرت ﷺ سے اجازت لے کر آپ کے پاس پہنچ جاؤ۔

ابدال کی تعریف ابدال کا نام ابدال اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ خداوند تعالیٰ کے ارادہ کے سامنے اپنا کوئی ارادہ نہیں رکھتے اور اختیار خداوندی کے سامنے کوئی اختیار عمل میں نہیں لاتے۔ ظاہر حکم کو مستحکم کر کے اس پر عمل کرتے ہیں پھر وہ عمل کرتے ہیں جو ان کیلئے مخصوص ہیں جب ان کے درجوں میں ترقی ہوتی ہے تو احکام امر و نہی بھی ان کیلئے زیادہ ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ امر و نہی کے مقام سے آگے بڑھ جاتے

ہیں۔ نہ امر ہوتا ہے نہ نہی بلکہ شرعی احکام ان کے اندر نفوذ کر جاتے ہیں اور ان کی جانب منسوب کیے جاتے ہیں اور وہ ہمہ وقت خدا کی معیت میں غائب رہتے ہیں۔ صرف امر و نہی کے احکام آنے کے وقت حاضر ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں حالتوں میں ان کی حفاظت کی جاتی ہے۔ وہ شرعی حدود میں کسی حد کو نہیں توڑتے۔ فرض عبادتوں کا ترک کرنا کفر اور ممنوعات کا مرتکب ہونا گناہ ہے۔ فرائض کسی حالت میں کسی سے ساقط نہیں ہوتے۔

مجاہدہ کرنے والوں کی مدد عزیز من! اس کے حکم اور علم پر عمل کر اور حد سے باہر نہ جا۔ خدا سے کئے ہوئے عہد کو نہ بھول۔ اپنے نفس، خواہش، شیطان، طبیعت اور دنیا سے جہاد کر۔ اللہ کی مدد سے مایوس نہ ہو وہ تجھے ثابت قدم رکھنے کیلئے ضرور آئے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“ اور فرماتا ہے ”یقیناً اللہ کا گروہ غالب ہے۔“ اور فرمایا ”جو لوگ ہمارے راستہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں۔“ اس کا شکوہ مخلوق کے سامنے بیان کرنے سے اپنی زبان روک۔ خدا کیلئے اس نفس اور ساری مخلوق کا مدمقابل بن کر ان کو خدا کی اطاعت کا حکم سنا۔ گناہ سے منع کر، گمراہی، بدعت، خواہش کی پیروی اور نفس کی موافقت سے ان کو روک۔ اللہ کی کتاب اور سنت حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع کا حکم دے۔

کتاب اللہ غیر مخلوق ہے لوگو! کتاب اللہ کا احترام کرو اس کے ساتھ ادب کا برتاؤ رکھو۔ وہ تمہارے اور خدا کے درمیان اتصال کا ذریعہ ہے۔ اس کو مخلوق نہ کہو۔ اللہ عزیز و برتر فرماتا ہے ”یہ میرا کلام ہے۔“ اور تم کہتے ہو نہیں ہے۔ جو شخص اللہ کی بات رد کرے اور اس کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قرآن اس سے بری ہے۔ یہی قرآن جس کی تلاوت کی جاتی ہے، جو پڑھا اور سنا جاتا ہے یہی جو مصحف میں لکھا اور دیکھا جاتا ہے، خدائے برتر و بزرگ کا کلام ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قلم مخلوق ہے لیکن اس سے لکھا ہوا قرآن مخلوق نہیں، دل مخلوق ہے لیکن وہ قرآن جو اس میں محفوظ ہے مخلوق نہیں۔

لوگو! قرآن پاک پر عمل کر کے اس کے خیر خواہ بنو، اس میں جھگڑا نہ کرو۔ اعتقاد کی چند باتیں ہیں لیکن اعمال بہت ہیں۔ تم اس پر ایمان لاؤ، دل سے تصدیق کرو اور اعضاء سے اس پر عمل کرو۔ وہ کام کرو جو تمہارے لئے مفید ہیں۔ ناقص اور ادنیٰ عقول کی طرف توجہ نہ کرو۔

عمل کے بغیر علم دعویٰ بلا دلیل ہے

لوگو! منقول مضمونوں کا نتیجہ عقل سے حاصل نہیں ہوتا اور نص قیاس سے متروک نہیں ہوتی۔ دعویٰ کا ثبوت ترک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ لوگوں کا مال بغیر ثبوت محض دعویٰ سے نہیں لیا جا سکتا۔ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اگر لوگ صرف دعویٰ سے کامیاب ہو جاتے تو ایک گروہ دوسرے گروہ پر خون کا دعویٰ کرتا اور بہتیرے لوگ دوسرے لوگوں کے مال کا مطالبہ کرتے لیکن بارِ ثبوت مدعی پر اور حلف مدعا علیہ کے ذمہ ہے۔''

اگر دل لاعلم اور زبان ماہر ہو تو کوئی فائدہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''مجھ کو بڑا اندیشہ جسے میں اپنی امت کیلئے خطرناک سمجھ رہا ہوں اس منافق کی طرف سے ہے جو زبان کا عالم ہو''۔ اے عالمو! اور اے نادانو! اے حاضر و غیر حاضر لوگو! خدا سے کچھ تو شرماؤ، اس کی جانب اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھو، اس کے سامنے عاجزی اختیار کرو، اپنے نفسوں کو قضا و قدر کے گرزوں کے نیچے رکھ دو (کہ جو چاہے کرے) اس کی نعمتوں پر ہمیشہ شکر کرو۔ اس کی اطاعت میں صبح و شام کر دو۔ جب تمہاری یہ کیفیت ہو گی تو اللہ کی کرامت و عزت اور دنیا و آخرت میں اس کی جنت تمہارے پاس آئے گی۔

غیر اللہ سے اعراض

عزیزم! کوشش کر کہ دنیا میں کوئی چیز تجھے محبوب نہ رہے۔ جب یہ بات تیرے حق میں تکمیل کو پہنچ جائے گی تو تو اپنے نفس کے ساتھ ایک لحظہ بھی نہ چھوڑا جائے گا۔ اگر تو بھولے گا تو یاد دلا دیا جائے گا۔ اگر غافل ہو گا تو ہوشیار کیا جائے گا۔ وہ تجھے غیر اللہ کی طرف دیکھنے بھی نہ دے گا۔ جس نے یہ مزا چکھ لیا اس نے اس کی معرفت حاصل کر لی۔ مخلوق میں ایسے افراد کم ہی ہوتے ہیں جنہیں مخلوق کے پاس سکون نہیں ملتا۔

اہل اللہ کی حالت

منافقو! بلائیں اور مصیبتیں تمہارے قلوب کے سروں پر (منڈلا رہی) ہیں۔

اولیاء اللہ نے جب کبھی کسی چیز کو اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھا (اور اس کی محبت کا احساس ہوا) تو اسے فوراً خرچ کر دیا۔ ان کی سلامتی اسی میں ہے کہ خدا کے یہاں سکون پائیں، اس کے حضور میں پڑے رہیں۔ مخلوق کی طرف سے آنکھیں بند کرلیں اور اس پر اعتراض کرنے سے اپنی زبانیں بند رکھیں۔ رات و دن اور ماہ و سال ان پر گزرتے جاتے ہیں لیکن ایک حالت پر قائم رہتے ہیں۔ اللہ سے تعلق میں کوئی فرق نہیں آتا وہ اللہ کے بندوں میں سب سے عقلمند حضرات ہیں۔ اگر تم ان کو دیکھو گے تو مجنوں کہنے لگو اور وہ تمہیں دیکھیں تو کہیں کہ یہ لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ ان کے دل رنجیدہ اور خدا کے حضور شکستہ ہیں۔ وہ ہمیشہ ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں۔ جب کبھی اس کی عظمت و جلال کا پردہ ان کے دلوں کیلئے کھل جاتا ہے ان کا خوف اتنا بڑھ جاتا ہے کہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگتا ہے اور جوڑ بند جدا ہونے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ جب وہ ان کی یہ حالت دیکھتا ہے تو اپنی رحمت لطف و جمال اور امید کے دروازے ان پر کھول دیتا ہے تو اس سے ان کی طبیعت ٹھہر جاتی ہے۔ میں طالب حق اور طالب آخرت کے سوا کسی کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ طالب دنیا، مخلوق، نفس، خواہش سے مجھے کیا سروکار۔ ہاں ان کا علاج کرنا محبوب ہے کیونکہ وہ مریض ہیں اور طبیب کے سوا مریض کے پاس کوئی بھی صبر سے نہیں رہ سکتا۔

کھوٹا سکہ تجھ پر افسوس! تو اپنی حالت مجھ سے چھپاتا ہے حالانکہ وہ چھپی نہیں ہے۔ تو اپنے آپ کو آخرت کا دلدادہ ظاہر کرتا ہے حالانکہ دنیا کا طلبگار ہے۔ تیری یہ دلی خواہش پیشانی پر لکھی ہوئی ہے اور تیرا راز عیاں ہے جو دنیا تیرے ہاتھ میں ہے وہ کھوٹا سکہ ہے۔ اس میں صرف ایک دانگ سونا ہے۔ باقی چاندی۔ کھوٹا سکہ میرے پاس نہ لا، میں نے ایسے بہت دیکھے ہیں۔ اس کو میرے حوالے کر اور مجھے اختیار دے کہ میں اسے پگھلا کر خالص سونا الگ کرلوں اور باقی پھینک دوں۔ تھوڑی چیز جو عمدہ ہو اس کثیر سے بہتر ہے جو نکمی ہو۔ اپنے دینار کے بارے میں مجھے اختیار دے کہ میں سکہ گر ہوں اور اس کے (بنانے کا) آلہ بھی میرے پاس ہے۔ ریا و نفاق سے توبہ کر اور اپنے نفس پر اس کا اقرار کرنے سے نہ شرما کیونکہ اکثر مخلصین پہلے منافق ہی تھے۔ اسی لئے ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اخلاص کو ریاکار ہی پہچانتا ہے۔ شاذ و نادر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اول سے آخر تک مخلص رہے ہوں۔ بچے ابتدا میں جھوٹ بولتے ہیں، مٹی اور

نجاستوں سے کھیلتے ہیں اور خطرناک جگہوں میں جاتے، اپنے ماں باپ کی چوریاں کرتے اور چغلیاں کھاتے ہیں لیکن جب عقل آتی ہے تو ایک ایک کرکے یہ سب باتیں چھوڑ دیتے ہیں اور ماں باپ استاد کا ادب کرنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارداہ کرتا ہے وہ ادب سیکھتا ہے اور پہلی باتیں چھوڑ دیتا ہے اور جس کیلئے شر کا ارادہ فرماتا ہے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور وہ دنیا و آخرت دونوں میں برباد ہو جاتا ہے۔

مرض اور دوا اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں پیدا کی ہیں۔ گناہ مرض اور اطاعت اس کا علاج ہے۔ ظلم بیماری اور عدل دوا ہے۔ خطا بیماری، صواب دوا ہے۔ خدائے بزرگ کی مخالفت بیماری اور گناہوں کے نشے سے توبہ کرنا دوا ہے۔ اس دوا کا پورا اثر اس وقت ہوگا جب مخلوق کو دل سے نکال دے گا اور اس کو اللہ سے ملائے گا۔ اس کی طرف لے جائے گا اور وہ (دل) تو آسمان میں ہوگا اور تیری روح و تیرا جسم زمین میں۔

نفس کشی دل سے حق تعالیٰ کے ساتھ اس کے علم میں منفرد ہو اور شرعی حکم پر عمل کرنے میں مخلوق کا شریک رہ۔ عمل کی کسی خصلت میں ان کی مخالفت نہ کرتا کہ ان کو اور عمل کو تمہارے خلاف دلیل نہ ملے۔ ظاہر میں مخلوق کے ساتھ رہو لیکن باطن میں خدا کے ساتھ ہو۔ اپنے نفس کو خودسر نہ بناؤ، قابو میں رکھو ورنہ وہ تمہیں قابو میں کرلے گا۔ تم نے اسے پچھاڑ لیا تو خوب ورنہ وہ تمہیں دے مارے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس نے تمہارا کہا مان لیا تو خیر ورنہ تم اس کو بھوک، پیاس، ذلت، عریانی، ہر دم مخلوق سے دور تنہائی کی سزا دو۔ جب تک ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار اور مطمئن نہ ہو جائے یہ سزا موقوف نہ کر بلکہ مطمئن ہو جانے پر بھی عتاب کرنا نہ چھوڑ کہ کیا تو نے فلاں فلاں گناہ نہیں کیے۔ اس کو یہاں تک موافق بنا کہ وہ ہمیشہ شکستہ رہے۔ اگر ان سب باتوں پر تو امداد چاہتا ہوگا تو اس وقت ملے گی جب تو اللہ کے مقصود اس کی موافقت اور ترک گناہ کا خواہاں ہوگا اور تیرا ظاہر و باطن ایک ہو کر ایسا اس کے موافق ہو جائے جس میں مخالفت کا شائبہ بھی نہ ہو۔ سراسر اطاعت جس میں معصیت کا نام بھی نہ ہو ایسا شکر جس میں کفران

نعمت نہ ہو، دائمی ذکر، سراپا خیر ہو۔ اللہ کے سوا تیرے دل میں کوئی ہے تو تیرے دل کی خیر ہیں۔ اگر تو ہزار برس چنگاری پر سجدہ کرتا رہے لیکن تیرا دل غیر کی جانب ہے تو تجھے اس سے کوئی نفع نہ ہوگا۔ غیر خدا سے محبت کرنے والے کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ جب تک تو سب کو معدوم نہ کرلے گا اس کی محبت سے بہرہ یاب نہ ہوگا۔ جب تیرا دل چیزوں میں پڑا ہے تو اس زہد سے فائدہ کچھ نہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں سے باخبر ہے جو دنیا جہان کے سینوں میں ہیں۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ زبان سے توکل علی اللہ کا دعویٰ اور دل میں غیر خدا کا خیال۔

علماءسوء عزیزم! خدا کی بردباری کا دھوکا نہ کھا، اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ ان خدا سے بے خبر علماء سے دھوکہ نہ کھا۔ ان کا علم ان کیلئے وبال ہے، نافع نہیں۔ یہ اللہ کے احکام کے عالم ہیں لیکن اس کی ذات سے بے خبر۔ لوگوں کو ایک کام کرنے کا حکم دیتے ہیں خود نہیں کرتے۔ ان کو ایک چیز سے روکتے ہیں لیکن خود باز ہیں آتے۔ لوگوں کو حق تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں اور خود اس سے بھاگتے ہیں۔ گناہوں اور لغزشوں سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے نام میرے پاس تاریخ وار لکھے اور گنے ہوئے موجود ہیں۔

اے اللہ! مجھ پر اور ان پر توجہ فرما اور ہم سب کو اپنے نبی حضرت محمد ﷺ اور ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا غلام بنا۔ اے اللہ! ہم میں سے ایک کو دوسرے پر مسلط نہ فرما اور ایک کو دوسرے سے نفع پہنچا اور ہم سب کو اپنی رحمت میں داخل کر --- آمین!

ولایت اور معرفت

اولیاء اللہ کی نایابی اللہ تعالیٰ سے تیری ارادت صحیح نہیں ہے اور نہ تو اس کا طالب ہے کیونکہ ہر وہ شخص جو خدا کی ارادت کا دعویٰ کرتا ہے اور غیر خدا کا طالب ہو تو اس کا دعویٰ غلط ہے۔ طالبانِ دنیا کی کثرت ہے اور طالبانِ آخرت کم ہیں۔ طالبانِ حق اور اس کی ارادت میں سچے تو بہت ہی کم ہیں۔ گو کبریت کی طرح نایاب ہیں۔ شاذ و نادر ہی کوئی مل جاتا ہے۔ پورے پورے خاندان میں دو ایک ہی ملیں گے۔ وہ کان ہیں زمین میں، بادشاہ ہیں زمین کے۔ شہروں اور شہریوں کے کوتوال ہیں۔ انہی کے طفیل

لوگوں سے مصیبت و بلائیں دور ہوتی ہیں اور انہی کے صدقہ بارش ہوتی ہے اور انہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر زمین میں سبزہ اگاتا ہے۔ وہ لوگ ابتدائے حال میں پہاڑ سے دوسرے پہاڑ ایک بستی سے دوسری بستی اور ایک ویرانے سے دوسرے ویرانے کی طرف بھاگتے پھرتے ہیں۔ جب کہیں پہچان لئے جاتے ہیں تو سب کو اپنے پیچھے چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔ دنیا کی کنجیاں دنیا والوں کے حوالے کر کے اسی حالت پر قائم رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے گرد قلعے تعمیر کر دیئے جاتے ہیں۔ ان کے قلوب کی طرف نہریں بہنے لگتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے لشکر ان کے گرد حلقہ کر لیتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ حفاظت کی جاتی ہے۔ ان کی عزت کی جاتی ہے اور حفاظت ہوتی ہے اور ان کو مخلوق کا حاکم بنا دیا جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں عقل سے باہر ہیں۔ اس وقت مخلوق کی طرف متوجہ ہونا ان پر فرض ہوتا ہے۔ وہ طبیبوں کی مانند ہوتے ہیں اور مخلوق بیماروں جیسی۔

دعویٰ ولایت تجھ پر افسوس! تو ان میں سے ہونے کا مدعی ہے، تجھ میں ان کی کیا علامت ہے؟ اللہ تعالیٰ کے قرب و لطف کی کیا نشانی ہے؟ خدا کے حضور تیرا کیا مرتبہ ہے اور تو کس مقام میں ہے۔ عالم ملکوت میں تیرا نام اور لقب کیا ہے۔ ہر رات تیرا دروازہ کس حال پر بند ہوتا ہے؟ تیرا کھانا پینا مباح ہے یا خالص حلال؟ تیری خواب گاہ دنیا ہے یا آخرت یا قرب حق؟ تنہائی میں تیرا ساتھی کون ہے اور خلوت میں ہم نشین کون؟

غیبت سے بچو اے جھوٹے! تنہائی میں تیرے ساتھی تیرا نفس، شیطان، خواہش اور دنیا کے تفکرات ہیں اور محفل میں انسانی شیاطین ہیں جو بدترین ساتھی اور یاوہ گو ہیں۔ یہ بات بکواس اور نرے دعویٰ سے حاصل نہیں ہوتی۔ اس بارے میں تیری گفتگو محض ہوس ہے جو تجھے فائدہ نہ دے گی۔ خدا کے حضور میں گمنامی اور سکون اختیار کر اور بے ادبی ترک کر۔ اگر اس میں تجھے گفتگو کرنا ضروری ہو تو حق تعالیٰ اور اولیاء اللہ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کیلئے ہو، نہ اس طرح کہ ظاہر میں تو دعویٰ محبت ہو اور دل اس سے خالی ہو۔ ہر ظاہر کہ باطن جس کے موافق نہ ہو محض بکواس ہے۔ کیا تو نے نبی کریم ﷺ کی حدیث نہیں سنی

کہ آپ نے فرمایا کہ ''جو شخص (غیبت کر کے) تمام دن لوگوں کا گوشت کھاتا رہا، اسکا روزہ نہیں ہوا'' نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ صرف کھانا پینا اور روزہ توڑنے والی چیزوں کو چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ گناہوں کا ترک کرنا بھی اضافہ کرنا چاہئے پس غیبت سے پرہیز کرو کیونکہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ جس شخص کی تقدیر میں فلاح ہے وہ اس کی عادت کبھی نہیں ڈالتا۔ غیبت میں جس کی شہرت ہو جاتی ہے اس کی عزت کم ہو جاتی ہے۔ شہوت کی نظر ڈالنے سے بچو، وہ تمہارے دلوں میں گناہ کا بیج بوتی ہے اور دنیا و آخرت میں اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ جھوٹی قسم سے پرہیز کرو وہ بستیوں کو ویرانہ بنا کر چھوڑتی ہے، اس سے دین و مال کی برکت چلی جاتی ہے۔

تجارت اور جھوٹی قسم

تجھ پر افسوس! جھوٹی قسم سے تو اپنی تجارت کو فروغ دیتا ہے اور دین میں خسارہ اٹھاتا ہے اگر تیرے پاس عقل ہوتی تو سمجھتا کہ اصل نقصان یہی ہے۔ تو کہتا ہے کہ خدا کی قسم! شہر بھر میں اس جیسا مال کہیں نہیں اور نہ کسی کے پاس موجود ہے۔ کہتا ہے خدا کی قسم! یہ اتنے میں پڑا اور اتنے کا ہے۔ حالانکہ تو جو کچھ کہتا ہے سب جھوٹ ہے اور پھر اپنے جھوٹ پر گواہی دیتا ہے اور خدا کی قسم بھی کھاتا ہے کہ ''میں سچا ہوں''۔ عنقریب وہ دن آئے گا کہ تو اندھا اور اپاہج ہو گا۔ اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ اس کے حضور میں ادب سے رہو۔ جس نے شرعی آداب نہ سیکھے اس کو قیامت میں جہنم ادب سکھائے گی۔ کسی سائل نے پوچھا جس شخص میں یہ پانچوں خصلتیں (دعویٰ، کمال، غیبت، بدنظری، جھوٹ اور جھوٹی قسم ہوں) اس کے روزہ اور وضو نہ ہونے کا حکم دینا چاہئے۔ آپ نے کہا کہ اس کا روزہ اور وضو تو باطل نہ ہو گا لیکن یہ بات بطریق نصیحت، سرزنش اور تخویف کے ہے۔

عزیزم! ممکن ہے کہ کل کا دن آئے اور تم سطح زمین سے غائب ہو اور قبر کے اندر موجود ہو یا کیا عجب ہے کہ یہی تمہاری آخری گھڑی ہو۔ کیا ٹھکانا ہے اس غفلت کا! تمہارے دل کتنے سخت ہیں تم سراپا پتھر بن گئے ہو۔ میں بھی تم سے کہتا ہوں اور دوسرے بھی تم کو سناتے ہیں مگر تم ایک حالت پر قائم ہو۔ قرآن تم پر پڑھا جاتا ہے۔ پیغمبر کے ارشادات اور اگلوں کے حالات تم کو سنائے جاتے ہیں لیکن نہ تم عبرت حاصل کرتے ہو نہ پرہیز کرتے ہو اور نہ اپنے اعمال بدلتے ہو۔ ہر وہ شخص جو ایسی جگہ آئے جہاں وعظ ہو رہا ہو

اور نصیحت حاصل نہ کرے تو وہ بہترین جگہ پر بدترین انسان ہے۔

اپنی حقیقت و خدا کی معرفت عزیزم! خدا کی معرفت کم ہونے کی وجہ سے تو اولیاء اللہ کو ذلیل سمجھتا ہے تو ان پر تہمت لگاتا اور اعتراض کرتا ہے کہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتے پھرتے اور ہمارے پاس اٹھتے بیٹھتے کیوں نہیں؟ یہ بات اس لئے کہتا کہ تو اپنی ذات کو نہیں پہچانتا۔ اپنی حقیقت نہ پہچاننے سے لوگوں کی قدر پہچاننے میں کمی ہوئی۔ دنیا کی حقیقت نہ جاننے سے آخرت کی شناخت کم ہوگئی اور جس قدر آخرت کی شناخت میں کمی ہوگی اسی قدر حق تعالیٰ کی معرفت کم ہوگی۔

دنیا میں مصروف رہنے والے! تجھے عنقریب دنیا و آخرت میں نقصان و شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔ تیری ندامت قیامت کے دن ظاہر ہوگی جو نقصان کا دن ہے، رسوائی کا دن ہے، ندامتوں اور خسارے کا دن ہے، قیامت آنے سے پہلے اپنے نفس سے محاسبہ کرلے۔ اللہ تعالیٰ کی بردباری اور اپنے اوپر اس کی مہربانیوں سے دھوکا مت کھا۔ تو گناہوں، لغزشوں اور لوگوں کے ساتھ ظلم کرنے کی وجہ سے نہایت برے حال میں ہے۔ معاصی کفر کا پیش خیمہ ہیں جس طرح بخار موت کا۔ موت سے پہلے توبہ ضرور کر، قبضِ روح کیلئے فرشتۂ موت کے آنے سے پہلے تائب ہوجا۔

بلائیں عذاب ہیں نوجوانو! توبہ کرو توبہ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ تم کو بلاؤں میں مبتلا کرتا ہے تاکہ توبہ کرو لیکن تم نہیں سمجھتے اور نافرمانیوں پر اڑے رہتے ہو۔ اس زمانہ میں جو لوگ بلا میں مبتلا کئے جاتے ہیں خاص افراد کے سواسب کیلئے عذاب ہے، رحمت نہیں، گناہوں کی سزا ہے۔ درجات و اعزاز کی بلندی نہیں۔

ہاں کچھ اس لئے مبتلا کئے جاتے ہیں کہ ان کے مالک کے یہاں ان کے مرتبے بلند ہوں۔ وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور اسی کی ذات کے طالب ہوتے ہیں۔ ان کو جب یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو ان کی بادشاہت مکمل ہوتی ہے۔ اگر ان کو یہ بات حاصل نہیں ہوتی تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہلاکت میں ہیں۔ اے اللہ! ہم کو ہلاک نہ کرنا، ہم تجھ سے تیری قربت چاہتے ہیں اور دنیا و آخرت میں تیرا دیدار دنیا میں دل کی

آنکھوں سے اور آخرت میں اپنی آنکھوں سے۔

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو لوگو! اللہ کی رحمت اور کشائش سے مایوس نہ ہو وہ قریب ہے ناامید نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کارساز ہے۔ ممکن ہے کوئی صورت پیدا فرمادے۔ بلاؤں سے نہ بھاگو کیونکہ ان پر صبر کرنا ہر بہتری کی بنیاد ہے۔ نبوت، رسالت، ولایت، معرفت اور محبت کی بنیاد مصیبت ہی ہے۔ اگر تم نے بلا پر صبر نہ کیا تو تیری بہتری کی بنیاد نہ بنے گی۔ عمارت کی پختگی بنیاد ہی پر ہے۔ کیا تم نے کوئی گھر کوڑی پر قائم دیکھا ہے؟ تو بلاؤں اور مصائب سے اسلئے بھاگتا ہے کہ تجھے ولایت، معرفت الٰہی اور اللہ کے قرب کی ضرورت نہیں۔ یہاں تک صبر و عمل کر کہ تو اپنے دل، باطن اور روح کے سبب پروردگار کے قرب کے دروازہ کی طرف چلنے لگے۔ علماء، اولیاء اور ابدال انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ انبیاء علیہم السلام سوداگر ہیں اور یہ لوگ ان کے آواز دینے والے۔ مومن غیر اللہ سے نہیں ڈرتا، غیر سے لونہیں لگاتا۔ اس کے قلب و باطن کو خاص قوت عطا کی گئی ہے۔ مومنوں کے دلوں کو اللہ کی قوت سے کیوں نہ تقویت حاصل ہو۔ ان کو اس کی سیر کرائی گئی ہے۔ وہ ہمیشہ اس کے پاس رہتے ہیں ان کے دل اللہ کے قریب اور جسم زمین پر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''بیشک وہ لوگ ہمارے نزدیک برگزیدہ و منتخب لوگوں میں سے ہیں۔'' اپنے گھرانے اور زمانے کے منتخب، باطن میں ممتاز، ظاہر میں نورانی۔ اس لئے مخلوقات سے جدا اور مرغوبات سے کنارہ کش، آگے بڑھتے ہیں۔ ان کے پیچھے گھاس اُگ آتی ہے اور واپسی کی راہ بند ہو جاتی ہے۔ تنہائی پسند ہو جاتے ہیں اور آبادیوں کو چھوڑ کر ویرانوں، دریا کے کناروں، جنگلوں اور بیابانوں کو اختیار کرتے ہیں۔ جنگلی جڑی بوٹیاں کھاتے اور چشموں کے پانی پیتے ہیں۔ وحشیوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے قلوب کو اپنی قربت اور اپنا اُنس بخشتا ہے اور ان کے اجسام کو، اپنے رسولوں، صدیقوں اور شہیدوں کے برابر کھڑا کرتا ہے اور ان کے باطن کو اپنے پاس قائم رکھتا ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ خلوت کے اندر رات دن اس کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں۔ مشتاقوں کی راحت اور چاہنے والوں کی خوشی خدا کی حضوری میں ہے۔

(جاری ہے)

قرآن کریم کے مخاطبین "وَالَّذِیۡنَ"

مرتب: صاحبزادہ محمد فاروق مرتضوی سرگودہا
(ایم ایس سی شماریات)

حضرت انسان کی ہدایت ورہنمائی کیلئے قرآن مجید جو آیات وَالَّذِیۡنَ سے شروع ہوتی ہیں انہیں یکجا کر کے باقاعدہ حوالہ جات کے ساتھ نقل کیا جا رہا ہے۔ ان کے نیچے اردو ترجمہ اعلیٰ حضرت مجدد ملت حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے "کنز الایمان" سے درج کیا گیا ہے۔

وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ (۴)
اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿البقرہ: ۴-۵﴾

ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں (۴) وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں (۵)

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَکَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ (البقرہ: ۳۹)

ترجمہ: اور وہ جو کفر کرینگے اور میری آیتیں جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہیں انکو ہمیشہ اس میں رہنا (ہے)

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ (البقرہ: ۸۲)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا (ہے)

وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ اَرۡبَعَۃَ اَشۡہُرٍ وَّعَشۡرًا ۚ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ
وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ (البقرہ: ۲۳۴)

ترجمہ: تم میں سے جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع

کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (البقرہ: ۲۴۰)

ترجمہ: اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کیلئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بے نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرہ: ۲۵۷)

ترجمہ: اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا (ہے)

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ۙ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ (ال عمران: ۱۳۵)

ترجمہ: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔

وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا (النساء: ۳۳)

ترجمہ: اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا انہیں ان کا حصہ دو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا (النساء: ۳۸)

ترجمہ: اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر، اور جس کا مصاحب شیطان ہوا اور تو کتنا برا مصاحب ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط لَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا (النسآء: ۵۷)

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں (ہیں) ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کیلئے وہاں ستھری بی بیاں ہیں اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ط وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا (النسآء: ۱۲۲)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائینگے جنکے نیچے نہریں بہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں (گے) اللہ کا سچا وعدہ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی (ہے)۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ط وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (النسآء: ۱۵۲)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ ان کے ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (المآئدہ: ۱۰)

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ (المآئدہ: ۵۵)

ترجمہ: اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

(وَ مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (المآئدہ: ۵۶)

ترجمہ: (اور جو اللہ اور اس کے رسول) اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ط مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ط وَ مَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (الانعام: ۳۹)

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں، اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے سیدھے راستہ ڈال دے۔

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّھُمُ الْعَذَابُ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ (الانعام: ۴۹)

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں انہیں عذاب پہنچے گا بدلہ ان کی بے حکمی کا۔

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ (الانعام: ۱۱۴)

ترجمہ: اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے۔ تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو۔

(وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا) وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ وَھُمْ بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ (الانعام: ۱۵۰)

ترجمہ: (اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں) اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (الاعراف: ۳۶)

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا (ہے)

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَآ

اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (الاعراف: ۴۲)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور طاقت بھر اچھے کام کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا (ہے)

(فَکَذَّبُوْہُ فَاَنْجَیْنٰہُ) وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ فِی الْفُلْکِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ط

اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ (الاعراف: ۶۴)

ترجمہ: (تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اسے) اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو ڈبو دیا بیشک وہ اندھا گروہ تھا۔

(فَاَنْجَیْنٰہُ) وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ مَا کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ (الاعراف: ۷۲)

ترجمہ: تو ہم نے اس اور اس کے ساتھ والوں کو اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان والے نہ تھے۔

(قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ) وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ (الاعراف: ۸۸)

ترجمہ: (اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں) اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آ جاؤ کہا کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں۔

وَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَۃِ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ ؕ ھَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (الاعراف: ۱۴۷)

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری آیتیں اور آخرت کے دربار کو جھٹلایا ان کا سب کیا دھرا اکارت گیا انہیں کیا بدلہ ملے مگر وہی جو کرتے تھے۔

وَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ (الاعراف: ۱۸۲)

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں جلد ہم انہیں آہستہ آہستہ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی۔

وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ؕ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ فَاَھْلَکْنٰھُمْ بِذُنُوْبِھِمْ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ کُلٌّ کَانُوْا ظٰلِمِیْنَ (الانفال: ۵۴)

ترجمہ: اور ان سے اگلوں کا دستور (تھا) انہوں نے اپنے رب کی آیتیں جھٹلائیں تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون والوں کو ڈبو دیا اور وہ سب ظالم تھے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ

اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (الانفال: ۷۲)

ترجمہ: اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا واجب ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ (الانفال: ۷۳)

ترجمہ: اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (الانفال: ۷۴)

ترجمہ: اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں ان کیلئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (الانفال: ۷۵)

ترجمہ: اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتہ والے ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ

لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ (الرعد: ۱۴)

ترجمہ: اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے اور وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ (۲۱)

وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً وَّ

یَدْرَءُ وْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ (الرعد: ۲۱-۲۲)

ترجمہ: اور جو کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے ٹالتے ہیں انہی کیلئے پچھلے گھر کا نفع ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ

فِی الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ اللَّعْنَۃُ وَ لَھُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ (الرعد: ۲۵)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکے ہونے کے بعد توڑتے اور جس کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اسے قطع کرتے (ہیں) اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ برا گھر۔

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْکِرُ بَعْضَہٗ ؕ

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ وَلَآ اُشْرِکَ بِہٖ ؕ اِلَیْہِ اَدْعُوْا وَ اِلَیْہِ مَاٰبِ (الرعد: ۳۶)

ترجمہ: اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس پر خوش ہوتے جو تمہاری طرف اترا اور ان گروہوں میں کچھ وہ ہیں کہ اس کے بعض سے منکر ہیں تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا (ہے)

(اَلَمْ یَاْتِکُمْ) نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۬ۛ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِھِمْ ۛؕ لَا یَعْلَمُھُمْ

اِلَّا اللّٰہُ ؕ جَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ وَ قَالُوْٓا اِنَّا کَفَرْنَا بِمَآ

اُرْسِلْتُمْ بِہٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَیْہِ مُرِیْبٍ (ابرھیم: ۹)

ترجمہ: کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھی نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے انہیں اللہ ہی جانے ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی

طرف لے گئے اور بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ کی طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ (النحل: ۲۰)

ترجمہ: اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ط

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (النحل: ۴۱)

ترجمہ: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور بے شک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے کسی طرح لوگ جانتے۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (الحج: ۵۱)

ترجمہ: اور وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہار جیت کے ارادے سے وہ جہنمی ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (الحج: ۵۷)

ترجمہ: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ

رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (الحج: ۵۸)

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے پھر مارے گئے یا مر گئے تو اللہ ضرور انہیں اچھی روزی دے گا اور بے شک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے۔

(قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱) الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (۲)) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ

مُعْرِضُوْنَ (۳) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (۴) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (۵)

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ (المؤمنون: ۱ تا ۶)

ترجمہ: (بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں) اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (۸) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (۹)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ (۱۰) اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (المؤمنون: ۸ تا ۱۱)

ترجمہ: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً

وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ج وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور: ۴ تا ۵)

ترجمہ: اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ

اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ (النور: ۶)

ترجمہ: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ط حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَهٗ

لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ط وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (النور: ۳۹)

ترجمہ: اور جو کافر ہوئے ان کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتی ریت کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک جب اس کے پاس آیا تو اسے کچھ نہ پایا اور اللہ کو اپنے قریب پایا تو اس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب کر لیتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا (۶۴) وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ

جَهَنَّمَ ق صلے اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ق صلے (۶۵) اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا (۶۶)

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (۶۷) وَالَّذِيْنَ لَا

یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ وَلَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلَا یَزۡنُوۡنَ ج وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ یَلۡقَ اَثَامًا (الفرقان: ۶۴-۶۸)

ترجمہ: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کیلئے سجدہ اور قیام میں (۶۴) اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بیشک اسکا عذاب گلے کا غل (پھندا) ہے (۶۵) بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے (۶۶)۔ اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں (۶۷) اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جسکی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائیگا (۶۸)۔

وَالَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا کِرَامًا (۷۲) وَالَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِّرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ لَمۡ یَخِرُّوۡا عَلَیۡہَا صُمًّا وَّ عُمۡیَانًا (۷۳) وَالَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا ہَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا (۷۴) اُولٰٓئِکَ یُجۡزَوۡنَ الۡغُرۡفَۃَ بِمَا صَبَرُوۡا وَ یُلَقَّوۡنَ فِیۡہَا تَحِیَّۃً وَّ سَلٰمًا (الفرقان: ۷۲ تا ۷۴)

ترجمہ: اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گ[illegible] عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں (۷۲) اور وہ کہ جب انہیں ان کے رب کی [illegible] یاد دلائی جائیں تو ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے (۷۳) اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا (۷۴)۔ ان کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی (۷۴)۔

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ لَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ (العنکبوت: ۷)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ہم ضرور ان کی برائیاں اتار دیں گے اور ضرور انہیں اس کام پر بدلہ دیں گے جو ان کے سب کاموں میں اچھا تھا۔

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدۡخِلَنَّہُمۡ فِی الصّٰلِحِیۡنَ (العنکبوت: ۹)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ضرور ہم انہیں نیکوں میں شامل کریں گے۔

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ لِقَآئِہٖٓ اُولٰٓئِکَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (العنکبوت: ۲۳)

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے میری آیتوں اور میرے ملنے کو نہ مانا وہ ہیں جنہیں میری رحمت کی آس نہیں اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (العنکبوت: ۵۲)

ترجمہ: اور وہ جو باطل پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے وہی گھاٹے میں ہیں۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّھُمْ مِّنَ الْجَنَّۃِ غُرَفًا تَجْرِیْ

مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ (العنکبوت: ۵۸)

ترجمہ: اور بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ضرور ہم انہیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے، کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا (ہے)۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ط وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ (العنکبوت: ۶۹)

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرٌ وَّ ھُوَ عَلَیْھِمْ عَمًی ط اُولٰٓئِکَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ (حٰم السجدہ: ۴۴)

ترجمہ: اور وہ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے اور وہ ان پر اندھا پن ہے گویا وہ دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ حُجَّتُھُمْ دَاحِضَۃٌ

عِنْدَ رَبِّھِمْ وَ عَلَیْھِمْ غَضَبٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ (الشوریٰ: ۱۶)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کر چکے ہیں

ان کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور ان پر غضب ہے اور ان کیلئے سخت عذاب ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ اَلَآ اِنَّ الَّذِیْنَ

یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ (الشوریٰ: ۱۸)

ترجمہ: اور جنہیں اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بیشک وہ حق ہے سنتے ہو بیشک جو قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور دور کی گمراہی میں ہیں۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا

یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِکَ هُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ (الشوریٰ: ۲۲)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت کی پھلواریوں میں ہیں ان کیلئے ان کے رب کے پاس ہے جو چاہیں، یہی بڑا فضل ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ (۳۷) وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (۳۸) وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ (۳۹) وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَ

اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (الشوریٰ: ۳۷ تا ۴۰)

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہونچے بدلہ لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ کَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ (سورہ محمد: ۲)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد (ﷺ) پر اتارا گیا اور وہی ان کے رب کے پاس سے حق ہے۔ اللہ نے ان کی برائیاں اتار دیں اور ان کی حالتیں سنوار دیں۔

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّھُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ (۸) ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ

کَرِھُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَھُمْ (۹) (سورہ محمد:۸-۹)

ترجمہ: اور جنہوں نے کفر کیا تو ان پر تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے (۸) یہ اسلئے کہ انہیں ناگوار ہوا جو اللہ نے اتارا تو اللہ نے ان کا کیا دھرا اکارت کیا (۹)

وَالَّذِیْنَ اھْتَدَوْا زَادَھُمْ ھُدًی وَّ اٰتٰھُمْ تَقْوٰھُمْ (سورہ محمد:۱۷)

ترجمہ: اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے انکی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ ۖ وَالشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؕ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَ نُوْرُھُمْ ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ (الحدید: ۱۹)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر گواہ اپنے رب کے یہاں ان کیلئے ان کا ثواب اور ان کا نور ہے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِھِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِہٖ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (۳) فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ؕ ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ؕ وَ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ ؕ وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (المجادلۃ: ۳-۴)

ترجمہ: اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (۳)۔ پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے (رکھے) قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا (ہے) یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے (۴)۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ قف وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۹) وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (الحشر: ۹-۱۰)

ترجمہ: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جوان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہے (۹) اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان آئے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے (۱۰)۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ (التغابن: ۱۰)

ترجمہ: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں (گے) اور کیا ہی برا انجام (ہے)۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ص لا (۲۴) لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ص لا (۲۵) وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ص لا (۲۶) وَ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ج (۲۷) اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ (۲۸) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ لا (۲۹) اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ج (۳۰) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ج (۳۱) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ص لا (۳۲) وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ص لا (۳۳) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ط (۳۴) اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ط ع (المعارج: ۲۴ تا ۳۵)

ترجمہ: اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے اس کیلئے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے

اور وہ جو انصاف کا دن سچ جانتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر کچھ ملامت نہیں، تو جو ان دو کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا۔

بقیہ: بلگرامی صاحب کا پیغام

مفسرین ومحدثین کرام

آل واصحاب رسول کریم ﷺ میں چندوہ روشن نام ہیں جو بالخصوص قرآن حکیم کے مفسرین ہیں: ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، ابوموسیٰ عبدالرحمٰن، زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور تدوین حدیث میں جن خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کے نام نہیں شامل کیے گئے ان کا ذکر اگلے اور آخری خط میں آئے گا اس لئے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا۔

آل رسول کریم علیہم السلام واصحاب النبی الکریم رضی اللہ عنہم کا ذکر نہ الگ الگ ممکن ہے اور نہ کوئی کتاب، بلکہ کوئی بڑی لائبریری اس کی متحمل ہوسکتی ہے۔

ہم نے مختصراً ان اصحاب کرام رضی اللہ عنہم جو ہجرت سے قبل ایمان لائے اور وہ جو ہجرت کے بعد ایمان لائے، کی تفصیلات کا کچھ ذکر اپنی کتاب "نورِ مبین" میں کیا ہے۔

اللہ توفیق دے تو یہ کتاب پڑھنا۔ یہ سرور کائنات ﷺ کی ابتداء یعنی آفرینش سے حضورِ پاک ﷺ کے مقام محمود تک ہے ۱۹۹۲ء سے اس کے چھ ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔

(جاری ہے)

قرآن شفا ہے

ڈاکٹر حافظ نور حکیم جیلانی

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل: ۸۲)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت ہے۔ (کنز الایمان)

قرآن پاک رب تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی کتابوں میں آخری، مکمل، حتمی اور لاریب کتاب ہے۔ یہ ختم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کے ذریعہ غارِ حرا میں اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا) کے کلمہ کے آغاز سے نازل ہونا شروع ہوئی اور رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا) کے کلمہ تکمیل کے ساتھ مکمل ہوئی۔

قرآن پاک بنیادی طور پر انسانیت کے موضوع حسنہ پر جامع احکامات کی کتاب ہے اگرچہ انسانیت (دین فطرت اسلام) کے احکامات اور اصول وقواعد کے علاوہ اس میں تجرباتی ومشاہداتی علوم و فنون، سائنس اور معیشت و معاشرت کے زریں اصول بھی مرقوم ہیں لیکن ان تمام علوم وفنون کا نچوڑ صرف اور صرف انسانیت کے حقوق وہدایت اور رب سے مخلوق کو ملانے کا فلسفہ ہے۔ قرآن میں آتا ہے

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (الانعام: ۵۹)

ترجمہ: اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔ (ترجمہ از کنز الایمان)

آپ نے دیکھا قارئین کرام! کہ دنیا کے تمام علوم واشیاء کا ذکر قرآن میں موجود ہے یعنی قرآن کا دعویٰ ہے پس جب ہم اس دعویٰ کو دیکھتے ہیں تو دلیل کی ضرورت پڑتی ہے، قرآن یہ دلیل خود لکھتا ہے

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل: ۸۲)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت ہے۔ (کنز الایمان)

سادہ ترجمہ تو اس آیت کا یہی ہے کہ قران شفاء اور رحمت ہے لیکن کیسے؟ اس پر کسی نے غور نہیں کیا تو اب ذرا غور کریں کہ قرآن پاک کیوں شفاء ہے جبکہ قرآن پاک میں دوسری جگہ بھی یہی آیا ہے

يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ شِفَآءٌ لِّمَا

فِى الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (یونس: ۵۷)

ترجمہ: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت (قرآن) آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے۔ (ترجمہ از کنزالایمان)

غور کیجئے انسان کو جسمانی بیماریوں مثلاً نزلہ، زکام، بخار، یرقان، خارش وغیرہ ہوتی ہیں جس کیلئے وہ طبیب یا ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے جو کہ اسے مطلوبہ نسخہ لکھ کر دیتا ہے اور وہ ادویات استعمال کرتا ہے تو اللہ کے فضل وکرم سے وہ صحت منداور توانا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح انسان کو روحانی بیماریاں بھی لگتی ہیں، انسان جسم وروح کا مجموعہ ہے جس طرح جسمانی بیماری کیلئے طبیب کے نسخہ سے علاج ممکن ہوا اور صحت حاصل ہوئی اسی طرح روحانی یا نفسیاتی بیماریاں یعنی حسد، عناد، بغض، لالچ، نفاق، غیبت، تکبر، کمینگی، نفرت اور غلط خواہشات کی پیروی یہ سب روحانی اور نفسیاتی بیماریاں ہیں جو کہ انسان کے کردار، نفسیات، تشخص کو مجروح اور ناکارہ کر دیتی ہیں۔ جسطرح کہ جسمانی بیماریاں جسم کو ناکارہ کر دیتی ہیں۔

بیماریاں سینے میں پیدا ہوتی ہیں اور قرآن پاک سینے میں پیدا ہونے والی بیماریوں کیلئے شفا ہے۔ قرآن پاک بیماریوں کی علامات، اسباب، اور تشخیص ہی نہیں بتاتا بلکہ اس کا علاج بھی بتاتا ہے اور حتمی فیصلہ کر دیتا ہے کہ اس طریقہ کو اختیار کرنے کے بعد آپ کے علاج کا نتیجہ صحت مندی ہوگا۔ مثلاً غیبت اور بدگمانی کیلئے قرآن کہتا ہے کہ یہ بیماری ہے اس سے بچو۔

جب ہم اس سے بچیں گے تو انسانیت کے اصول کے تحت روحانی بیماری سے بچ جائیں گے۔ یہی تو شفا ہے، یہ تمام بیماریاں انسان کے سینے (دل ونفس) میں پیدا ہوتی ہیں۔ بغض، نفرت، حسد وغیرہ دل و نفس کی بیماریاں ہیں۔

اس کو قرآن پاک کی سورہ سے بخوبی سمجھیں گے قرآن پاک کی سورۃ الحجرات میں ملاحظہ فرمائیں

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (الحجرات: ۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (ترجمہ از کنز الایمان)

قرآن کریم نے بتایا کہ انسان کے دل میں غیبت آتی ہے اور غیبت برائی ہے، بھائی کا گوشت کھانا ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ قرآن پاک میں حسد، بغض، عناد، نفرت، جھگڑا اور دیگر کئی روحانی و نفسیاتی بیماریوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور پھر اس سے منع کیا گیا ہے۔

پس اگر ہم قرآن پاک کو غور سے پڑھیں اور ان بیماریوں کو نوٹ کریں اور اس سے قرآن پاک کے اصول کے تحت خود کو محفوظ کریں تو ہم صحیح انسان ہو جائیں گے۔

ایک حدیث شریف میں حضور نبی رحمت للعالمین ﷺ نے قرآن پاک کی سورہ فاتحہ کو شفا قرار دیا ہے اور بیمار پر دو مرتبہ دم کرنے کو کہا تا کہ بیمار کو شفا ملے اور جب شفا حاصل ہوئی تو یہ اللہ کی رحمت ہے۔ یعنی انسان کا کسی مصیبت، بیماری یا گناہ سے شفا اور ہدایت کی جانب آنا رحمت ہے اس لئے قران پاک مومنین کیلئے شفا اور رحمت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے --- آمین۔

تبصرۂ کتب

(تبصرہ کیلئے دو کتابیں ارسال کی جائیں)

عنوان: سراج منیر

مؤلف: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام پشاور

تبصرہ نگار: علاء الدین عدیم

زیر نظر مختصر مگر جامع کتاب بہ عنوان "سراج منیر" جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے موضوع پر ہے جس کے مؤلف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہ ان کی کوئی علیحدہ تالیف نہیں تھی جو کتابی صورت میں چھپی ہو بلکہ یہ ان کے اس فارسی ترجمہ قرآن کا ابتدائیہ تھا جو دہلی میں شائع ہوا تھا۔

کتاب کے شروع میں پروفیسر محمد مسعود احمد پرنسپل گورنمنٹ سائنس کالج سکرند (ضلع نواب شاہ سندھ) "تقدیم" کے زیر عنوان اس کی وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ رسالہ "سراج منیر" ایک مترجم قرآن پاک کے ابتدائی صفحات سے لیا گیا ہے جو ۱۹۴۱ء میں دہلی سے شائع ہوا تھا۔ اسے مولوی سید محمد شفیع الدین مرحوم نے اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی سے طبع کرایا تھا اور اس کی صورت یہ تھی کہ اس میں دو ترجمے شامل تھے۔

پہلا اردو ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کا اور اس کے ساتھ ہی دوسرا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کے فارسی ترجمہ قرآن کا اردو عکس یا ترجمہ جسے مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اردو کے قالب میں ڈھالا مگر ہدایت فرما دی تھی کہ یہ خدمت محض رضائے الٰہی کیلئے ہے اس لئے ترجمہ پر ان کا نام نہ لکھا جائے۔

اس ترجمہ قرآن کے ابتدائی اوراق سے جو تفصیلات اخذ کر کے مرتب کی گئیں ان کا عنوان ہے ''مختصر سوانح عمری رسول کریم ﷺ'' اور اس کے نیچے درج ہے ''از جناب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی''۔

قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس حصہ کا اردو ترجمہ بھی مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اور سوانح کے ساتھ ہی معجزات، فرامین اور احادیث کا اضافہ بھی شامل فرما دیا۔

اس نادر تالیف کی اشاعت بار دوئم سرہند پبلی کیشنز کراچی نے ۱۹۸۴ء میں کی تھی جبکہ اس کا تیسرا ایڈیشن یکم ربیع الاول ۱۴۲۳ھ کو الحاج تنویر احمد قادری (ناظم ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام محلہ قاضی خیلاں بازار کلاں پشاور) نے انتہائی اہتمام اور نفاست سے شائع کیا ہے۔

ستاسٹھ صفحات پر مشتمل اس مختصر کتاب کا اولین سرورق چار خوبصورت رنگوں میں ہے جبکہ سرورق کے آخری رنگین صفحہ پر عاشقانِ رسولِ مقبول ﷺ کیلئے ''جشن عید میلاد النبی ﷺ مبارک'' کے الفاظ درج ہیں۔

کتاب کے شروع کے بیس صفحات میں حضور اکرم کی سوانح مبارک مختصر مگر نہایت دلپذیر انداز میں بیان کئے گئے ہیں جبکہ اس کے بعد کے پچیس صفحات معجزات رسول کریم ﷺ کے بارے میں ہیں اور ان میں کم و بیش اڑتیس معجزات کا ذکر ہے جن کے ساتھ جا بجا بعض خاص وضاحتی نکات بھی دیئے گئے ہیں۔

صفحہ پینتالیس سے ستاون تک حضور اکرم ﷺ کے وہ فرامین دیئے گئے ہیں جو وقتاً فوقتاً آپ ﷺ نے مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کو ارسال فرمائے تھے۔

آخری دس صفحات موت، متعلقاتِ موت اور زیارت قبور کیلئے مخصوص ہیں جو بظاہر موضوع سے غیر متعلق معلوم ہوتے ہیں مگر احادیث رسول اکرم ﷺ کی روشنی میں نہایت مفید معلومات اس میں دی گئی ہیں۔

فی الواقعہ آج کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ پیغمبر پاک ﷺ کی سیرت مبارکہ سے زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کی جائے اور دل و جان سے اس اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے جو حضور ﷺ ہمارے

لئے چھوڑ کر گئے ہیں۔

آج کے دورِ ابتلا میں مسلمان کتاب وسنت پر پوری طرح عمل پیرا ہوئے بغیر اپنی منزل کو ہرگز نہیں پا سکتے اس سلسلہ میں ایسی مفید مطبوعات کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے اور ادارہ اشاعت وتبلیغ اسلام اس سلسلہ میں گرانقدر خدمات انجام دے رہا ہے۔

طباعت واشاعت کے اس گرانی کے دور میں کتب اس نفاست سے چھاپنا اور پھر ان کی بلا ہدیہ تقسیم کوئی آسان کام نہیں جبکہ پشاور سے باہر کے خواہشمند افراد کو محض ۲۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجنے پر یہ ارسال کر دی جاتی ہیں۔

زیر نظر کتاب ادارے کے اشاعتی سلسلہ کا ایک سو سولہواں نمبر ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو مداومت عطا فرمائے اور ان نیک مقاصد کی تکمیل ہو جس کیلئے اسے شروع سے اب تک جاری رکھا گیا ہے۔

بقیہ: شہ لولاک معراج کے آئینہ میں

کہ دنیا سے رنگ ونسل اور حسب ونسب کے سارے امتیازات مٹ گئے اور قرشی، زنگی، کلبی اور دیگر شعوب وقبائل کی تفریق نسیاً منسیا ہوگئی۔

قصیدہ خوانی صفدرؔ قبول ہو مولا
اگرچہ نے عجمی ہے مگر ہے لے عربی

یعنی اے مالک الملک صفدر ناچیز کی نعت سرائی قبول ومنظور کیجئے۔ میری مدح سرائی اگرچہ عجمی ہے مگر لہجہ و آہنگ عربی زبان کا ہے۔ (ڈاکٹر صفدر حسین صفدر، نقوش رسول نمبر صفحہ ۲۱۹-۲۲۰)

(جاری ہے)

غزل

ساغر صدیقی

نظر نظر بے قرار سی ہے، نفس نفس پُر اسرار سا ہے
میں جانتا کہ تم نہ آؤ گے پھر بھی کچھ انتظار سا ہے

میرے عزیزو! میرے رفیقو! کوئی نئی داستان چھیڑو
غمِ زمانہ کی بات چھوڑو یہ غم تو اب سازگار سا ہے

وہی فسردہ سا رنگِ محفل، وہی تیرا ایک عام جلوہ
میری نگاہوں پہ بار سا تھا، میری نگاہوں میں بار سا ہے

کبھی تو آؤ، کبھی تو بیٹھو، کبھی تو دیکھو، کبھی تو پوچھو!
تمہاری بستی میں ہم فقیروں کا حال کیوں سوگوار سا ہے؟

چلو کہ جشن بہار دیکھیں، چلو کہ ظرف بہار جانچیں
چمن چمن روشنی ہوئی ہے، کلی کلی پہ نکھار سا ہے

یہ زلف بردوش کون آیا، یہ کس کی آہٹ سے گل کھلے ہیں؟
مہک رہی ہے فضائے، ہستی تمام عالم بہار سا ہے